

مختصر غزوات

سید الانبیاء ﷺ

ترجمہ
ذکر غزوات النبی ﷺ

تالیف

الشیخ محمد بن محمد بن محمد المنبجی المتوفی ۷۸۵ھ

ترجمہ، تشریح، تعلیق

أبو صفوان حضرت مولانا

ڈاکٹر عبد الغنی طارق لدھیانوی مدظلہ

فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور

مدیر و استاذ حدیث

جامعہ حمیر اللبنات علامہ اقبال ٹاؤن رحیم یار خان

ناشر

متصل جامعہ حمیر اللبنات علامہ اقبال ٹاؤن رحیم یار خان

موبائل: 0300-9679230

مکتبۃ الجنائز

مختصر غزوات
سید الانبیاء ﷺ
ترجمہ
ذکر غزوات النبی ﷺ



الشیخ محمد بن محمد بن محمد المنبجی المتوفی ۷۸۵ھ
ترجمہ، تشریح، تعلیق

ابوصفوان حضرت مولانا
ڈاکٹر عبدالغنی طارق لدھیانوی مدظلہ
فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور
مدیر و استاذ حدیث

جامعہ حمیر اللبنات علامہ اقبال ٹاؤن رحیم یار خان



متصل جامعہ حمیر اللبنات علامہ اقبال ٹاؤن رحیم یار خان
موبائل: 0300-9679230

مکتبۃ الجُمَیْر

ضابطہ



بغیر کسی تبدیلی کے طباعت کی عام اجازت ہے

نام کتاب..... مختصر غزوات سید الانبیاء ﷺ

تالیف..... ڈاکٹر عبد الغنی طارق لدھیانوی مدظلہ

کمپوزر باہتمام..... فاضلہ صالحہ حفیظ

تاریخ طباعت..... 09-06-2026

فہرست مضامین

پیش لفظ _____ 7

حالاتِ مصنف _____ 9

(۱) غزوۃ الّابواء: _____ 12

(۲) سریہ حمزہ: _____ 12

(۳) سریہ عبیدہ بن حارث: _____ 12

(۴) غزوہ بُواط: _____ 12

(۵) غزوہ عَثیرہ: _____ 12

(۶) بدرِ اول: _____ 13

(۷) سریہ سعد بن ابی وقاص: _____ 13

(۸) سریہ عبد اللہ بن جحش: _____ 13

13 _____ (۹) غزوہ بدرِ کبریٰ:

14 _____ (۱۰) غزوہ بنی سلیم:

14 _____ (۱۱) غزوہ سولق:

14 _____ (۱۲) غزوہ ذی امر:

14 _____ (۱۳) غزوہ نجران:

14 _____ (۱۴) غزوہ قینقاع:

15 _____ (۱۵) غزوہ أحد:

15 _____ (۱۶) غزوہ حمراء الاسد:

15 _____ (۱۷) سریہ رجیع:

15 _____ (۱۸) شہداء بئر معونہ:

16 _____ (۱۹) غزوہ بنو نضیر:

16 _____ (۲۰) غزوہ ذات الرقاع:

16 (۲۱) غزوہ بدر الموعده: _____

16 (۲۲) غزوہ دومۃ الجندل: _____

17 (۲۳) غزوہ خندق: _____

17 (۲۴) غزوہ بنو قریظہ: _____

17 (۲۵) سریہ عبد اللہ بن عتیک: _____

17 (۲۶) غزوہ بنی لحيان: _____

18 (۲۷) غزوہ ذی قرد: _____

18 (۲۸) غزوہ بنی مصطلق: _____

18 (۲۹) غزوہ حدیبیہ: _____

19 (۳۰) غزوہ خیبر: _____

19 (۳۱) غزوہ فک: _____

19 (۳۲) غزوہ وادی القریٰ: _____

19 (۳۳) غزوہ موتہ: _____

20 (۳۴) غزوہ فتح مکہ: _____

20 (۳۵) غزوہ حنین: _____

20 (۳۶) غزوہ طائف: _____

20 (۳۷) غزوہ تبوک: _____

22 مختصر حالات (مرتب) _____

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

پیش لفظ

الحمد لله والصلاة والسلام على رسول الله (صلى الله عليه وسلم)
اما بعد-----

کلام اللہ کو سیکھنے اور جاننے کے بعد بلکہ ساتھ ساتھ حضور ﷺ کی زندگی، نبوت، ہجرت، غزوات، جہاد، قتال، تبلیغ، حسن سلوک، رحم و کرم، تجارت، معیشت، معاش، سب کا جاننا اہل ایمان کو ضروری ہے۔

شیخ محمد بن محمد بن محمد المنجبی المتوفی ۸۵۷ھ ہجری کار سالہ آپ کی خدمت میں پیش ہے۔ شیخ نے گویا دریا کو کوزے میں بند کر دیا ہے۔ اس قدر جان لینا بھی کافی ہے، اگرچہ بندے نے ہر غزوے کے بعد قوسین میں قدرے تشریح کر دی ہے، لیکن عوام کے لیے یہ تشریح ناکافی ہے۔

☆ اس لیے بندے نے اپنے شیخ بخاری، حضرت مولانا محمد مالک کاندھلوی، فاضل دیوبند، کے والد گرامی شیخ الحدیث و تفسیر، استاذ دارالعلوم دیوبند، حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی رحمہ اللہ کی سیرت مصطفیٰ (جو ایک شاندار کتاب ہے لا مثل له في لغة اردیه) سے غزوات کی تفصیل مرتب کر دی ہے۔ بلکہ اس بات کی کوشش کی ہے کہ لفظ بلفظ حضرت کاندھلوی رحمہ اللہ کے نقل کروں، تاکہ ان کے عشق، علم، محبت، جذبے کے اثرات نظر آئیں۔

☆ اللہ تعالیٰ بندے حقیر اور فقیر کی اس جہد کو قبول فرمائے، امت کے لیے نافع بنائے، بندہ اور اس کے خاندان کے لیے ذریعہ نجات بنائے۔ آمین۔

طالب دعا

ڈاکٹر عبدالغنی طارق لدھیانوی

09/06/2026ء، بوقت شام، 07:05 بجے

حالاتِ مصنف

نام: محمد

والد: محمد

دادا: محمد

کنیت: ابو عبد اللہ

نسب: محمد بن محمد بن محمد المنہجی

لقب: شمس الدین

ولادت:

☆ شیخ محمد اصلاً "نَجَّ" نامی علاقے سے ہیں، لیکن مستقل سکونت "صالحیہ" میں کر لی تھی۔ "صالحیہ" دمشق (ملکِ شام کا دار الخلافہ) کے بڑے قصبات میں سے ہے، جس میں بازار اور مسجد الجامع بھی تھی۔ [صالحیہ میں بہت سارے صالحین کی قبور ہیں اور وہاں ہر وقت صالحین کی ایک جماعت موجود رہتی ہے۔ اکثر لوگ یہاں بیت المقدس سے آئے ہوئے ہیں اور مذہب امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے پیروکار ہیں۔]

☆ شیخ المنہجی، آٹھویں صدی میں تھے۔ ان کے زمانے میں سیاسی، عسکری اور فکری، عقائد کے بڑے مسائل تھے۔ اسی صدی میں ابن تیمیہ رحمہ اللہ اور ان کے شاگرد ابن قیم رحمہ اللہ بھی گزرے ہیں۔ وہ ان حضرات سے بہت متاثر تھے۔ ان کی کتب سے بہت کچھ نقل کیا۔ شیخ زہد، ورع، اخلاص، میں آگے تھے۔

امربا المعروف، نہی عن المنکر کا بڑا اہتمام تھا۔ شیخ کا قلم بلند اور مؤثر لکھتا تھا۔ اسلوب بہت عمدہ، پڑھنے والا متاثر ہوتا تھا۔ سننے والے کا دل اثر لیتا تھا۔ ☆ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں شیخ المُنْجِی، علمائے حنابلہ میں سے تھے۔ انہوں نے حدیث کا سماع کیا۔ مقنع حفظ کی، درس بھی دیتے تھے۔ فتویٰ بھی دیتے تھے، ذرائع آمدنی دکانداری تھی، لیکن اس کے باوجود قرض، تنگدستی میں گھرے رہتے تھے۔ کثرت سے عبادات میں مشغول رہتے تھے۔ ☆ صاحب المقصد الارشد ابن مفلح حنبلی ان کے بارے میں لکھتے ہیں الشیخ، الامام، العالم، شمس الدین ابو عبد اللہ بڑے فضلاء میں سے ایک تھے۔

تالیف:

شیخ المُنْجِی کی تصانیف کثیرہ ہیں۔ جن میں سے چند کے نام معلوم ہو سکے:

- (۱) تسلیۃ اهل المصائب
- (۲) رسالہ فی السماع والرقص
- (۳) المصباح فی اذکار المساء والصباح
- (۴) منہاج السالکین وعمدة البصراء السائرین
- (۵) جزء فی الطاعون و احکامہ،
- (۶) رسالۃ فی الکلام علی الفطرۃ،
- (۷) مولد رسول اللہ ﷺ
- (۸) ذکر غزوات النبی ﷺ

وفات:

شیخ نے با اقوال مختلفہ، قول کثیر یہ کے مطابق ۷۵۱ھ ہجری، رمضان کے مہینے میں وفات پائی۔

بسم الله الرحمن الرحيم

(۱) غزوۃ الالبواء:

[یہ مدینہ اور جُحفہ کے درمیان واقع ہے۔ مدینہ سے تقریباً تیس (۲۳) میل دور ہے۔ اسی علاقے میں حضور ﷺ کی والدہ محترمہ کی قبر شریف ہے۔]

(۲) سریہ حمزہ:

[علاقہ حِیص کی طرف، اس کو سیف البحر بھی کہتے ہیں۔ اس سفر میں لڑائی کا موقع نہیں ملا۔ اس سفر میں تیس (۳۰) مہاجرین شریک تھے، کوئی انصاری شریک نہ تھا۔ اور کافروں کی تعداد تین (۳۰۰) تھی۔ ان کا قائد ابو جہل تھا۔]

(۳) سریہ عبیدہ بن حارث:

[اس لشکر میں ساٹھ (۶۰) یا اسی (۸۰) مہاجرین تھے۔ انصاریوں سے کوئی نہ تھا۔]

(۴) غزوہ بُواط:

[بُواط ایک پہاڑ کا نام ہے۔ قبیلہ جُہینہ کے علاقے میں، قریش کو روکنا مقصود تھا۔]

(۵) غزوہ عَشیرہ:

[اس کو ذوالعشیرہ بھی کہا جاتا ہے۔ مکہ اور مدینہ کے درمیان (ینبع) کی طرف یہ غزوہ ہوا۔]

(۶) بدرِ اول:

[ایک پانی والی جگہ کا نام ہے۔ یہ مکہ اور مدینہ کے درمیان، سمندر کی طرف، وادی صفراء کے نیچان کی طرف ہے۔]

(۷) سریہ سعد بن ابی وقاص:

[حجاز کے علاقے انحرار تک یہ لشکر گیا تھا۔ اس میں تقریباً اسی (۸۰) صحابہ شریک تھے۔ لڑائی کی نوبت نہیں آئی۔]

(۸) سریہ عبد اللہ بن جحش:

[یہ لشکر مقام نخلہ گیا، جو مکہ طائف کے درمیان واقع ہے۔ کفار کی جاسوسی مقصود تھی۔ اس میں مہاجرین کے آٹھ (۸) لوگ تھے، انصار میں سے کوئی نہ تھا۔]
[اس واقعہ کے بعد تحویل قبلہ ہوا۔]

(۹) غزوہ بدرِ کبریٰ:

[رمضان کے مہینے میں ہوا۔ اس غزوہ کو یوم الفرقان، لیلۃ الفرقان، بطشۃ الکبریٰ، بدر البطشہ، بھی کہتے ہیں۔ بدر ایک کنویں کا نام تھا جس کو بدر بن حارث نے کھودا تھا۔ اس سفر کا مقصد قریش کے شام سے آنے والے قافلے سے سامان حاصل کرنا تھا۔ پھر یہ معاملہ پیش آگیا۔ اس میں مسلمان تین سو تیرہ (۳۱۳) تھے اور کافر ایک ہزار (۱۰۰۰) کے قریب تھے۔ اس میں چودہ (۱۴) مسلمان شہید ہوئے اور کافر ستر (۷۰) قتل ہوئے اور ستر (۷۰) قید ہوئے۔]

(۱۰) غزوہ بنی سلیم:

[بحران کی طرف تھا۔ اس لشکر میں تین سو (۳۰۰) مسلمان تھے۔]

(۱۱) غزوہ سولق:

[یہ حملہ جس قوم پر ہوا وہ کثرت سے ستوا استعمال کرتے تھے۔ جب ان پر حملہ ہوا تو مسلمانوں کے قبضے میں بہت سارے ستو آئے، اس لیے اس کا نام "غزوہ سولق" پڑ گیا۔ عربی میں ستو کو "سولق" کہتے ہیں۔]

(۱۲) غزوہ ذی امر:

[نجد کے علاقہ نخیل کی طرف ہوا۔ یہ بنو غطفان کے علاقے تھے۔ اس غزوہ کو "غزوہ انمار" بھی کہا جاتا ہے۔]
(یہ سب گزشتہ واقعات ۲ھ ہجری میں ہوئے۔)

(۱۳) غزوہ بحران:

[آپ ﷺ کو یہ اطلاع ملی تھی کہ بنو سلیم کثرت سے جمع ہو رہے ہیں۔ تین سو (۳۰۰) کا لشکر روانہ کیا، بغیر لڑائی کے واپس ہوا۔]

(۱۴) غزوہ قینقاع:

[یہ لڑائی یہود سے تھی، ان کی زیادتیوں کی وجہ سے۔]
(اس واقعہ کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعب بن اشرف کو قتل کروایا۔)

(۱۵) غزوہ اُحد:

[یہ غزوہ شوال میں ہوا۔ [احد ایک پہاڑ کا نام ہے۔] مدینہ سے شمال کی جانب ایک میل کے قریب ہے۔ مسلمانوں کی تعداد اس میں سات سو (۷۰۰) کے قریب تھی۔ ستر (۷۰) مسلمان شہید ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ خود بھی زخمی ہوئے، (۲۲) کافر مارے گئے۔]

(۱۶) غزوہ حراء الاسد:

[یہ جگہ مدینہ منورہ سے آٹھ (۸) میل کے فاصلے پر ہے۔ احد سے اگلے دن یہ سفر درپیش آیا۔ جب یہ خبر ملی کہ کافرواپس حملہ آور ہونا چاہتے ہیں۔] (یہ سب ۳ ہجری میں ہوا۔)

(۱۷) سریہ رجب:

[بعض قبائل کے لوگ آئے اور تعلیم کے لیے استاذ مانگے۔ آپ ﷺ نے چھ (۶) افراد کی ایک جماعت بنادی، ان پر مرثد بن مرثد کو امیر بنایا۔ جب یہ مقام رجب پہنچے، ان لوگوں نے بد عہدی کی۔ ان میں تین (۳) لوگ: مرثد بن مرثد، خالد بن بکیرؓ، عاصم بن ثابتؓ لڑ کر شہید ہو گئے۔]

(۱۸) شہداء بئر معونہ:

[یہ علاقہ بنی عامر اور بنو سلیم کے درمیان واقع ہے۔ ابویراء تعلیم کے لیے صحابہ کرام کو لے گیا۔ آپ ﷺ نے چالیس (۴۰) افراد ان کے ساتھ روانہ کیے۔]

سب کو شہید کر دیا گیا۔ صرف ایک صحابی، عمرو بن امیہؓ بچے۔]

(۱۹) غزوہ بنو نضیر:

[بنو نضیر یہود کا ایک قبیلہ ہے۔ کسی فیصلے کے لیے آپ ﷺ ان کے پاس گئے تھے۔ انہوں نے آپ ﷺ پر پتھر گرا کر شہید کرنے کی سازش کی تھی۔]

(۲۰) غزوہ ذات الرقاع:

[بعض کہتے ہیں "رقاع" ایک پہاڑ کا نام ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ رنگ برنگ کپڑے پاؤں پر لپیٹے تھے، اس لیے اس کو "ذات الرقاع" کہتے ہیں۔ اسی غزوہ میں صلوٰۃ الخوف بھی پڑھی گئی۔]

(۲۱) غزوہ بدر الموعود:

[اس کو "تیسرا غزوہ بدر" بھی کہتے ہیں۔ احد سے واپسی پر ابوسفیان نے کہا تھا کہ آئندہ سال بدر میں مقابلہ ہو گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "ٹھیک ہے"۔ آپ نے وہاں آٹھ (۸) دن قیام کیا۔ مشرکین راستے سے ہی واپس ہو گئے۔ یہ 4 ہجری ہجری کے مہینے میں ہوا۔]

(۲۲) غزوہ دومۃ الجندل:

[یہ ایک قلعے کا نام ہے۔ جو مدینہ اور شام کے درمیان ہے۔]

(۲۳) غزوہ خندق:

[یہود نے ساز باز کر کے مکہ والوں کو اور دیگر قبائل کو حملے کے لیے آمادہ کیا تھا۔ آپ ﷺ نے مشورے سے خندق کھود کر دفاع کیا۔ آپ کے ساتھ سات سو (۷۰۰) مسلمان تھے۔ اس میں ایک صحابی نے سیاست سے ان میں پھوٹ ڈلوا دی۔]

(۲۴) غزوہ بنو قریظہ:

[یہود نے بد عہدی کی تھی۔ اس لیے ان کا محاصرہ کیا گیا۔ پھر سعد بن معاذ کے فیصلے کے بعد سب بنو قریظہ قتل کر دیے گئے۔]

(۲۵) سریہ عبداللہ بن عتیک:

[یہ پانچ (۵) افراد پر مشتمل ایک مختصر جماعت خیبر روانہ کی گئی۔ سلام بن ابی الحقیق کو قتل کرنے کے لیے، کیونکہ اس نے خندق میں دشمنوں کو جمع کرنے میں بڑی کوشش کی۔]

(۲۶) غزوہ بنی لحيان:

[لحيان ایک جگہ کا نام ہے۔ اسی جگہ کی نسبت سے قبیلہ بنی لحيان مشہور ہوا یہ اصحاب الرجیع کا بدلہ لینے کے لیے تھا۔]

(۲۷) غزوہ ذی قرد:

[۶ھ ہجری کے شروع میں پیش آیا۔ یہ ایک چشمے کا نام تھا، مدینہ اور خیبر کے درمیان میں، یہ لشکر ان لٹیروں کو پکڑنے کے لیے گیا تھا جنہوں نے حضور ﷺ کے اونٹوں کو لوٹا تھا، ایک شخص کو قتل بھی کیا اور ایک عورت کو بھی گرفتار کر کے لے گئے۔ اس کو "غابہ" بھی کہا جاتا ہے۔ اس میں سلمہ بن الاکوعؓ نے کردار ادا کیا۔]

(۲۸) غزوہ بنی مصطلق:

[اسی کو "غزوۃ المریسیع" بھی کہا جاتا ہے۔ آپ ﷺ کو اطلاع ملی تھی کہ بنی مصطلق جمع ہو رہے ہیں۔ ان کا لیڈر حارث بن ابی ضرار یہودی تھا۔ لڑائی ہوئی، اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح عطا فرمائی۔]

(اسی سفر میں واقعہ افک سیدہ عائشہؓ پیش آیا۔ پھر سورہ نور نازل ہوئی۔ اماں جان بری ہوئیں، منافقین رسوا ہوئے۔ مسلمانوں میں جو شریک تھے ان کوڑے مارے گئے۔ یعنی حد قذف)

(۲۹) غزوہ حدیبیہ:

[۶ھ ہجری کے آخر میں پیش آیا۔ آپ ﷺ عمرے کے لیے تشریف لے گئے۔] سات سو (۷۰۰) افراد تھے۔ (بعض نے کہا ۱۲۰۰ تھے۔) اور ستر قربانی کے جانور بھی ساتھ تھے۔ لیکن بالآخر یہ فتنہ "صلح حدیبیہ" کے نام سے ٹل گیا۔ اسی پر سورہ فتح نازل ہوئی: "إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا" ہم نے آپ کو فتح عظیم،

کھلم کھلی فتح عطا فرمائی۔]

(۳۰) غزوہ خیبر:

[7ھ ہجری کے شروع، محرم میں پیش آیا۔ خیبر ملک شام کے راستے میں پڑتا ہے۔ تقریباً مدینہ سے دو سو (۲۰۰) کلومیٹر دور ہے۔ وہاں کئی سرداروں کے الگ الگ قلعے تھے۔ حضرت علیؑ کے ہاتھوں فتح ہوا۔ ان کا بہادر مرحب مارا گیا۔]

(۳۱) غزوہ فدک:

[فدک ایک بستی کا نام ہے جو مدینہ سے دو (۲) دن کے سفر پر ہے۔ (اونٹ) پر بغیر لڑائی کے فتح ہو گیا۔]

(۳۲) غزوہ وادی القریٰ:

یہ شارع شام پر، تیماء اور خیبر کے درمیان ہے۔ اس وادی میں بہت ساری بستیاں ہیں، اس لیے اس کو "وادی القریٰ" کہتے ہیں۔ خیبر سے واپسی پر فتح ہوئی۔ آپ ﷺ کا ایک تیر انداز شہید ہوا۔]

(پھر آپ اسی سال "عمرة القضاء" کے لیے تشریف لے گئے۔ اسی سفر میں حضرت میمونہؓ کا نکاح بھی ہوا۔)

(۳۳) غزوہ موتہ:

[ملک شام کے علاقے بلقاء میں مقام موتہ ہے۔ آج کل یہ اردن کی حدود میں شمار ہوتا ہے۔ اس میں تین (۳) امراء شہید ہوئے۔ خالد بن ولیدؓ کے ہاتھوں فتح

ہوئی۔ ان کے مقابلے میں دولاکھ کی فوج تھی۔]

(۳۴) غزوہ فتح مکہ:

[صلح حدیبیہ کا معاہدہ توڑنے پر آپ ﷺ نے حملہ کیا۔ اللہ تعالیٰ نے فتح عطاء

فرمائی۔ آپ کے ساتھ دس ہزار (۱۰,۰۰۰) مسلمان تھے۔]

(۳۵) غزوہ حنین:

[حنین ایک وادی کا نام ہے۔ جو مکہ اور طائف کے درمیان واقع ہے۔ فتح مکہ کے

بعد قبیلہ ہوازن نے لڑنے کی تیاری کر لی تھی۔ آپ ﷺ بارہ ہزار (۱۲,۰۰۰) کا

لشکر لے کر روانہ ہوئے، اللہ تعالیٰ کی مدد سے فتح پائی۔]

(۳۶) غزوہ طائف:

[غزوہ حنین کی ناکامی کے بعد طائف والے بھاگ کر اپنے قلعوں میں چھپ گئے

اور گیٹ بند کر کے لڑنے کے لیے تیار ہو گئے۔ آپ ﷺ نے کئی دن قلعے کا

محاصرہ کیا۔ پھر ان کی ہدایت کی دعا کر کے واپس آ گئے۔]

(۳۷) غزوہ تبوک:

[۹۔ ہجری میں روم کے حملے کا خطرہ محسوس کرتے ہوئے آپ ﷺ نے تیس

(۳۰) ہزار کا لشکر لے کر پیش قدمی کی۔ تبوک پہنچ کر کئی دن قیام کیا۔ دشمن نہ

آیا تو آپ واپس تشریف لائے۔ راستے میں کئی اور علاقے فتح کیے۔ تبوک آج کل

اردن کے بارڈر کے قریب ہے۔ اس زمانے میں تبوک ملک شام کا حصہ تھا۔]

خاتمہ:

بحمد للہ، یہ کتاب چند گھنٹوں میں مکمل ہوئی۔ یہ کتاب انتہائی مختصر ہے، جس سے واضح معلومات حاصل نہیں ہوئی۔ ہم ان شاء اللہ اس کے بعد میں کتب کبیرہ میں الگ کتاب میں تفصیل عرض کریں گے۔ تاکہ پڑھنے والے پورا نفع حاصل کریں۔

طالب دعا

ڈاکٹر عبدالغنی طارق لدھیانوی

یہ ترجمہ 2026/06/09 کو شروع کیا، دن گیارہ (۱۱) بجے۔

اور دیگر مشاغل کے ساتھ 2026/06/09 کی شام، قبل المغرب اختتام کو پہنچی۔

فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

مختصر حالات (مرتب)

از حمیر الدھیانوی

میرے والد، میرے استاد، میرے شیخ، استاذ حدیث والتفسیر حضرت مولانا عبد الغنی طارق لدھیانوی مدظلہ

نام و نسب:

مولانا عبد الغنی طارق لدھیانوی بن حاجی محمد رمضان لدھیانوی بن عبد الرحمن لدھیانوی بن نبی بخش لدھیانوی (اللہ تعالیٰ ان سب کی مغفرت فرمائے)۔ آمین

خاندانی پس منظر:

میرے والد کے آباؤ اجداد کا اصلی وطن بستی اٹھور تحصیل جگراں واں ضلع لدھیانہ تھا۔ اور آپکی والدہ زینب بنت نور محمد بن روڑا۔ آپ کی نانی فضل بی بی بنت وریام بن نہال۔ آپ کی پڑنانی آمنہ بی بی بنت ابراہیم بستی شادی والا نور پورہ ضلع فیروز پور کے رہائشی تھے۔ یہ سب اپنے علاقوں میں زراعت پیشہ تھے۔ تقسیم کے بعد پرداد کی زمین انڈیا سے جھنگ کے علاقہ میں منتقل ہو گئی، اور ننھیال

والوں کی تلمبہ میں اور بہت ساری زمین کاغذات کی نظر ہو گئی جو نہ مل سکیں۔ قیام پاکستان کے بعد آپ کے آباؤ اجداد لدھیانہ سے ہجرت کر کے حویلی بہادر شاہ ضلع جھنگ آ کر آباد ہوئے اور پھر چند سال بعد رحیم یار خان کو اپنا مستقل وطن بنایا۔

☆ والدہ کا خاندان ضلع فیروز پور سے ہجرت کر کے تلمبہ تحصیل میاں چنوں موجودہ ضلع خانیوال سابقہ ضلع ملتان میں آ کر آباد ہوئے۔

ہمارے دادا حاجی محمد رمضان صاحب رحمۃ اللہ علیہ پاکستان بننے سے قبل ۱۹۴۰ء کو ضلع لدھیانہ میں پیدا ہوئے۔ اور ہماری دادی پاکستان بننے سے تقریباً ۲ سال قبل ضلع فیروز پور میں پیدا ہوئیں۔ ہمارے دادا مرحوم نے مڈل کے بعد ۱۹۵۶ء اور ۱۹۵۷ء دو سال تک جامعہ خیر المدارس ملتان میں تعلیم حاصل کی، جن کے اساتذہ کرام میں حضرت مولانا مفتی عبدالستار صاحب رحمہ اللہ اور حضرت مولانا محمد صدیق صاحب رحمہ اللہ اور حضرت مولانا عبدالحق جالندھری رحمہ اللہ تھے۔ بعض اعذار کی وجہ سے وہ اپنی تعلیم جاری نہ رکھ سکے اور درس نظامی مکمل نہ کر سکے۔

۱۹۶۰ء میں طلب معاش کے سلسلہ میں رحیم یار خان منتقل ہوئے۔ تھوڑا عرصہ مختلف مشاغل میں مشغول رہنے کے بعد ایک نیک صالح بزرگ حاجی حمید الرحمن صاحب کے واسطے سے لیور برادز پاکستان میں ملازمت اختیار کی اور حاجی حمید الرحمن صاحب کی ہی محنت سے تبلیغی جماعت کی طرف متوجہ ہوئے اور پھر بہت جلد دس دن اور چار ماہ لگانے کا موقع ملا اور ان ایام میں تمام بزرگوں اور خصوصاً حضرت مولانا محمد یوسف کاندھلوی رحمہ اللہ کے بیانات اور زیارت سے

مشرف ہوئے اور مصافحہ کی سعادت بھی حاصل کی۔ اور حضرت حاجی عبد الوہاب صاحب کے ساتھ ایک ہی برتن میں کھانا کھانے کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ اور اسی دوران حاجی حمید الرحمن صاحب کے واسطے سے خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحب (فاضل دارالعلوم دیوبند) سے سلسلہ بیعت قائم کیا جو حضرت مرحوم کی حیات تک قائم رہا۔ حضرت کی وفات کے بعد پاکستان کی مشہور خانقاہ دین پور شریف ضلع رحیم یار خان کے سجادہ نشین حضرت مولانا میاں مسعود احمد صاحب مدظلہ بن حضرت مولانا سراج احمد صاحب دین پوری رحمہ اللہ بن حضرت مولانا عبد الہادی صاحب رحمہ اللہ (فاضل دارالعلوم دیوبند تلمیذ حضرت مدنی رحمہ اللہ) بن حضرت خلیفہ غلام محمد صاحب رحمہ اللہ سے بیعت ہوئے۔

✽ داداجان کی شادی:

ہمارے داداجان کا نکاح مسنون ۱۹۶۳ء کے اواخر میں ہوا۔ چند افراد پر مشتمل قافلہ حویلی بہادر شاہ سے تلمبہ شہر میں وارد ہوا اور نکاح مسنون کے بعد دلہن کو بیاہ کر پہلے حویلی بہادر شاہ پھر چند دنوں کے بعد وہاں سے رحیم یار خان منتقل کیا۔

داداجان کا ذریعہ معاش:

جیسا کہ گزشتہ سطور میں گزرا کہ چند سال لیور بورڈ میں گزارنے کے بعد استعفیٰ دے کر چار ماہ کے لیے تبلیغ میں تشریف لے گئے۔ واپسی پر تجارت کو اپنا مشغلہ بنایا۔ ۱۹۶۷ء میں ڈاکخانہ بازار میں ایک مختصر آئرن سٹور قائم کیا۔ پھر ۱۹۷۰ء میں شاہی روڈ رحیم یار خان پر بنام محمد یوسف، محمد رمضان آئرن مرچنٹ

کے نام سے منتقل ہوا، اور ۱۹۸۱ء میں سرکلر روڈ رحیم یار خان پر بنام بسم اللہ آئرن سٹور اور پھر کچھ عرصہ بعد کراچی آئرن سٹور کے نام سے تجارت کرتے رہے۔ ۲۰۱۶ء میں ضعف اور بیماری کی وجہ سے آئرن سٹور کے کام کو خیر باد کہا پھر رحیم یار خان میں یونائیٹڈ موٹر اور سورج آئل مل کے ساتھ شراکت داری پر تادم حیات کام کرتے رہے۔

دادا جان کی وفات اور وصیت:

دادا جان کی وفات 14 جنوری 2022ء شبِ جمعہ رات دو (۲) بجے ہوئی عشاء کی آخری نماز بھی میں بہوش و حواس ادا کی اور بار بار قبلہ سمت لٹانے کا فرماتے رہے۔ وفات سے چند روز قبل چند وصیتیں تحریر بھی اور تقریر بھی کیں۔

(۱) میری نماز جنازہ تبلیغی مرکز میں پڑھائی جائے۔ (جو کہ بروز جمعہ نماز جمعہ کے فوراً بعد دادا جان کی چاہت کے مطابق ادا کی گئی)۔

(۲) میرا جنازہ میرا بیٹا پڑھائے (ہمارے والد حضرت مولانا عبد الغنی طارق لدھیانوی نے حسبِ وصیت ہمارے دادا جان کا جنازہ پڑھایا)۔

(۳) میرے مال میں سے ایک تہائی رحیم یار خان جدید تبلیغی مرکز کی تعمیر میں خرچ کیا جائے۔ جس کی مالیت تقریباً بیس لاکھ پانچ ہزار بنتی تھی جو کہ حسبِ ضرورت خرچ کی جا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ دادا جان کے لیے ان کی اس وصیت کو اور ان کی اولاد در اولاد کو ان کے لیے ذریعہ نجات بنائے۔ (آمین)

والد گرامی کی پیدائش اور تعلیم:

میرے والد گرامی ۱۹۶۳ء کے آخری نصف میں تلمبہ تحصیل میاں چنوں ضلع خانیوال میں پیدا ہوئے۔ میرے والد کی پر نانی نے عثمان غنی نام تجویز کیا لیکن میرے پردادا عبدالرحمن صاحب نے عثمان غنی کی بجائے عبدالغنی نام تجویز کیا اور یہی کاغذات میں لکھوایا گیا۔

☆ والد گرامی نے رحیم یار خان کی درجہ حفظ کی مشہور درس گاہ مدرسہ تجوید القرآن ماڈل ٹاؤن (المعروف مدرسہ ڈاکٹر اختر) میں تعلیم قرآن کریم کا آغاز کیا۔ سب سے پہلے استاد قاری محمد اطہر صاحب سے نورانی قاعدہ اور اڑھائی پارے حفظ کیے۔ ان کے مدینہ منورہ تشریف لے جانے کے بعد حضرت قاری عمر فاروق عباسی صاحب رحمہ اللہ سے سورۃ الصف حفظ کی۔

اسی دوران دادا جان نے اپنے گھر کے قریب رحمان کالونی میں اہل محلہ کے مشورہ سے ایک حفظ کا مدرسہ قائم کیا جس کے انتظامی امور دادا جان خود دیکھتے تھے اور مدرسہ کی مسجد کی اذان بھی والد صاحب کے دادا کے ذمہ تھی۔ اگرچہ وہ اس خدمت کے ساتھ آر سی اے کاٹن فیکٹری (RCA Catton factory) میں ملازمت بھی کرتے تھے۔

پھر مدرسہ تجوید القرآن سے محلہ کی مسجد اور مدرسہ میں قاری مختار احمد صاحب سے کئی پارے حفظ کیے اور ایک بار پھر مدرسہ تجوید القرآن میں حضرت مولانا خلیل الرحمن صاحب ملتانی سے کچھ پارے حفظ کیے۔ ان کے جانے کے بعد حضرت مولانا قاری محمد اسلم صاحب اور ان کے بعد حضرت مولانا قاری محمد صدیق صاحب ملتانی سے کچھ پارے حفظ کیے۔ بالآخر اختتام قرآن امانت کالونی

رحیم یار خان کے ایک نومولود مدرسہ میں سابقہ استاد حضرت قاری مختار احمد صاحب سے کیا۔

اختتام قرآن اور انعام:

میرے دادا مرحوم نے اختتام قرآن مجید کی خوشی میں میرے والد گرامی مولانا عبد الغنی طارق لدھیانوی صاحب کو ایک سائیکل بطور انعام ہدیہ کیا۔ جس کا تفصیلی ذکر میرے والد کی (آپ بیتی: جلد اول) میں موجود ہے۔

حفظ کے بعد گردانِ قرآن مجید:

رحیم یار خان کی سب سے پہلی اور قدیمی درس گاہ مدرسہ جامعہ قادریہ میں داخلہ لے کر حضرت مولانا قاری عظیم بخش حفظہ اللہ سے مسلسل کئی ماہ لگا کر قرآن کریم کو پختہ کیا اور پھر رمضان المبارک میں اپنے محلہ کی مسجد میں تراویح میں پورا قرآن کریم سنانے کی سعادت حاصل کی۔

درس نظامی کی تعلیم کا آغاز:

مدرسہ جامعہ قادریہ میں درس نظامی میں داخلہ لے کر پہلے ہی سال فارسی کتب کی تعلیم حاصل کی۔ جس میں:

(اول) کریم سعدی (ثانی) نام حق (ثالث) بدائع منظوم

(رابع) پند نامہ للشیخ عطار رحمہ اللہ (خامس) قاضی ثناء اللہ رحمہ اللہ کی مالا بدمنہ

(سادس) گلستان سعدی

یہ کتب جن اساتذہ سے پڑھی ان کے نام حسب ذیل ہیں:

- (۱) صاحب زادہ حضرت مولانا حافظ محمد سعید سراجی المعروف پیر صاحب رحمہ اللہ موسیٰ زئی شریف ڈیرہ اسماعیل خان
- (۲) مدیر ادارہ حضرت مولانا قاضی عزیز الرحمن صاحب نقشبندی رحمہ اللہ
- (۳) ناظم ادارہ حضرت مولانا قاضی شفیق الرحمن صاحب سراجی حفظہ اللہ
- (۴) حضرت مولانا خان محمد صاحب رحمہ اللہ

جامعہ رشیدیہ ساہیوال میں داخلہ:

پاکستان کی مشہور دینی درس گاہ جسے ثانی دیوبند کہا جاتا تھا۔ دادا جان نے اعلیٰ تعلیم کے لیے وہاں داخلہ دلویا ہے، سال اول درجہ اولیٰ، سال ثانی درجہ ثانیہ کی کتب پڑھیں۔ جن میں سے علم النحو اور ہدایۃ النحو مولانا عبد الغفور صاحب رحمہ اللہ سے، اور علم الصرف اور علم الصیغہ حضرت مولانا رشید احمد رشیدی صاحب سے اور مختصر قدوری فاضل مظاہر العلوم تلمیذ شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی رحمہ اللہ، حضرت مولانا مختار احمد صاحب سے پڑھی۔ کچھ دیگر اسباق دیگر اساتذہ کرام جن میں حضرت مولانا مطیع الرحمن بن شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبد اللہ رائے پوری رحمہ اللہ سے حضرت مولانا قاری محمود صاحب جھنگوی مدظلہ سے بھی استفادہ کیا۔

نیز مدیر ادارہ فاضل دیوبند حضرت مولانا حبیب اللہ رشیدی بن مفتی دارالعلوم دیوبند حضرت مولانا مفتی فقیر اللہ صاحب کے بیانات اور مجاہدانہ کارناموں سے بھی بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملا۔ اور انہی دو سالوں میں راینونڈ سے آنے والے دورہ حدیث کے طلباء کی محنت سے تبلیغی جماعت میں ۲۴ گھنٹے کی

ترتیب پر جانے کا موقع بھی بار بار ملا۔ پھر جامعہ رشیدیہ کے اچانک حالات کے خراب ہونے کی وجہ سے جامعہ رشیدیہ کو الوداع کہا۔

جامعہ مخزن العلوم خانپور میں داخلہ:

درجہ ثالثہ کیلئے جامعہ مخزن العلوم خانپور کا انتخاب کیا گیا۔ جہاں

(۱) حضرت مولانا مفتی حبیب الرحمن درخواستی صاحب سے شرح تہذیب

(۲) حضرت مولانا محمد قاسم دین پوری رحمہ اللہ سے کافیہ اور ترجمہ قرآن

مجید و کنز الدقائق

(۳) حضرت مولانا عبد السمیع صاحب سے اصول الشاشی

(۴) حضرت مولانا عبد الرحیم صاحب درخواستی فاضل دیوبند سے نفیہ

العرب پڑھی۔ دیگر اساتذہ کرام سے بھی استفادہ کا موقع ملا۔ حافظ الحدیث

والقرآن، قطب وقت، ولی کامل مرشد العلماء حضرت مولانا محمد عبد اللہ درخواستی

صاحب رحمہ اللہ کی روز روز زیارت اور ہر جمعہ کے دن بیان سے جان و دل منور

کرتے رہے۔

☆ جامعہ مخزن العلوم میں جمعیت طلباء اسلام جو جمعیت علماء اسلام کی ایک فرع

ہے، اس میں کام کرنے کا موقع ملا، لاہور شیرانوالہ حضرت لاہوری رحمہ اللہ کی

مسجد اور مدرسہ میں سالانہ اجلاسوں میں شرکت کا موقع ملا، اور تحصیل خانپور کے

ناظم نشر و اشاعت مقرر ہوئے، مدارس کے سالانہ جلسوں میں شرکت اور بیانات

کے مواقع بھی میسر آئے۔

جامعہ قادریہ رحیم یار خان میں داخلہ:

نئے تعلیمی سال میں ایک دفعہ پھر جامعہ میں سابقہ اساتذہ کی زیر سرپرستی داخلہ لیا اور بقیہ کتب:

- (۱) شرح الوقایہ (۲) ہدایہ (۳) شرح جامی
- (۴) شرح ابن عقیل (۵) مشکوٰۃ (۶) نور الانوار
- (۷) مقامات حریری (۸) تفسیر جلالین

اور موقوف علیہ کی تمام کتب اسی ادارے میں پڑھیں۔ اساتذہ کرام میں:

- (۱) صاحب زادہ حضرت مولانا حافظ محمد سعید سراجی صاحب رحمہ اللہ آف موسیٰ زئی شریف ڈیرہ اسماعیل خان
- (۲) حضرت مولانا قاضی شفیق الرحمن سراجی مدظلہ
- (۳) حضرت مولانا محمد عبید اللہ صاحب لودھروی رحمہ اللہ

جامعہ اشرفیہ لاہور میں داخلہ:

دورہ حدیث کے لیے اساتذہ کرام کے مشورہ سے جامعہ اشرفیہ لاہور میں داخلہ کا امتحان دے کر امتحان پاس کر کے داخلہ لیا۔ جہاں بڑے بڑے جبال علم سے سال بھر استفادہ کا موقع ملا۔

- (۱) شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا محمد مالک کاندھلوی رحمہ اللہ بن مولانا محمد ادریس کاندھلوی رحمہ اللہ سے الجامع الصغیر للامام بخاری اول اور ثانی مکمل پڑھی۔

- (۲) جامع المعقول والمنقول استاد حدیث و تفسیر کتب کثیرہ و عجیبہ کے مؤلف حضرت مولانا محمد موسیٰ خان روحانی البازی رحمہ اللہ سے الجامع الترمذی جلد اول

والثانی، شمائل ترمذی مکمل پڑھی۔ السنن النسائی، السنن لابن ماجہ والموطا لامام مالک والموطا لامام محمد میں سے بعض اجزاء پڑھے۔

(۳) افہام و تفہیم کے بادشاہ تلمیذ حضرت تھانوی رحمہ اللہ و حضرت مدنی رحمہ اللہ حضرت مولانا مفتی محمد عبید اللہ بن مفتی محمد حسن رحمہ اللہ سے شرح معانی الآثار لطحاوی کا کچھ حصہ پڑھا۔

(۴) ولی کامل، صوفی باصفا، سلسلہ تھانوی کے پیرومرشد حضرت مولانا صوفی محمد سرور صاحب رحمہ اللہ سے السنن لابی داؤد جلد اوّل و ثانی مکمل پڑھی۔

(۵) جامع الصفات، خطیب ادیب حضرت مولانا عبد الرحمن اشرفی بن مفتی محمد حسن امرتسری رحمہ اللہ سے الجامع الصحیح للامام مسلم کا ابتدائی حصہ پڑھا اور ۱۹۸۶ء میں فراغت پائی۔

سالانہ امتحان اور اس کا نتیجہ:

سال کے اختتام پر جامعہ اشرفیہ لاہور کا سالانہ امتحان ہوا، جس میں والد محترم نے اچھے نمبر حاصل کیے۔

جامعہ کا سالانہ نتیجہ (سال ۱۴۰۶ ہجری، الموافق ۱۹۸۶ء)

رقم	مادہ	رقم المحصلہ
۱	الجامع الصحیح للبخاری	65
۲	الجامع الصحیح للمسلم	۹۹
۳	الجامع للترمذی	۹۵
۴	السنن لابی داؤد	۱۰۰

5	شرح معانی الآثار	95
6	السنن للنسائی	99
7	السنن لابن ماجہ	95
8	الشمائل للترمذی	100
9	موطالا امام مالک	65
10	الموطا امام محمد	65
مجموع		810
درجہ		جید جداً

اور وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے سالانہ امتحان ۱۴۰۶ھ ہجری ،
الموافق ۱۹۸۶ء میں شرکت کی اور درجہ جید میں پاس ہوئے۔

وفاق المدارس کا سالانہ نتیجہ :

رقم	مادہ	رقم المخصّده
۱	الجامع الصحيح للبخاری	43
۲	الجامع الصحيح للمسلم	۴۰
۳	الجامع للترمذی	۴۳
۴	السنن لابن داؤد	۷۰
۵	السنن مع الشمائل	۴۷
6	الموطا مع الطحاوی	58
مجموع		۳۰۱

درجہ	جید
------	-----

جامعہ نصرۃ العلوم (گوجرانوالہ) میں داخلہ:

جامعہ اشرفیہ لاہور میں دورہ حدیث کا امتحان دیتے ہی والد محترم دورہ تفسیر کیلئے گوجرانوالہ جا پہنچے، اپنے وقت اور اپنی صدی کے عظیم محدث و مفسر تمام باطل کے رد میں علمی کتب کثیرہ تصنیف کرنے والے امام اہل سنت تلمیذ حضرت مدنی رحمہ اللہ فاضل دارالعلوم دیوبند، حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ سے مکمل دورہ تفسیر پڑھا، اور ۲۰ رمضان المبارک ۱۴۰۶ ہجری کو سند فراغت لیکر واپس وطن روانہ ہوئے۔

رحیم یار خان اسٹیشن پر استقبال:

اہل رحیم یار خان میں ہمارے دادا مرحوم اور رحیم یار خان شہر تبلیغی مرکز کے امیر صوفی بشیر احمد صاحب و دیگر اہل مرکز نے استقبال کیا اور حوصلہ افزائی فرمائی۔

دورہ صرف کیلئے بحر العلوم توحید آباد میں داخلہ:

دورہ صرف مدرسہ عربیہ بحر العلوم، توحید آباد، رحیم آباد، صادق آباد تحصیل کے ایک گاؤں میں داخلہ لیکر پورے چالیس روز دال کھا کر دورہ صرف پڑھا، میرے والد محترم فرماتے ہیں پڑھائی بھی خوب تھی، پڑھائی کا ماحول بھی خوب تھا، استاد محترم مولانا نصر اللہ خان صاحب رحمہ اللہ میں اولیاء اللہ والی تمام صفات دیکھائی دیتی تھیں، اہتمام نماز، ذکر و اذکار، تلاوت، سادگی، توکل علی اللہ،

حسن اخلاق، اکرام ضیوف، لیکن استاد محرم کے عقائد درست نہ تھے عقیدہ تاؤہ مماتی تھے۔ مولانا محمد یوسف مماتی دارالعلوم عثمانیہ (رحیم یار خان) والوں کے ہم درس تھے۔ اور یہ دونوں ایک بڑے مماتی مولانا عبد الغنی جاجروی صاحب بدرالعلوم والے کے شاگرد تھے۔ اور مولانا عبد الغنی جاجروی صاحب نے اپنا سابقہ صحیح عقیدہ بلاوجہ چھوڑ کر اہل سنت کے خلاف مماتیت کا عقیدہ بلادلیل قبول کیا، اپنے ساتھ انہوں نے دوسروں کی آخرت بھی خراب کی۔

اندرون ملک ایک سال کا سفر:

۱۹۸۶ء بائیس رمضان المبارک کو گھر پہنچے، عید کے فوراً تبلیغی جماعت والوں نے سال کیلئے پھر چلے کیلئے تیار کرنا شروع کر دیا، داداجان کی چاہت بھی یہی تھی کہ میرا بیٹا سال لگالے۔ چلے کیلئے جانا ہوا تو سال لگا کر واپسی ہوئی، اس سفر میں ملک کے کونے کونے تک جانے کا موقع ملا، عجم کے بعد میں عرب ضیوف کے ساتھ بھی اسفار کا موقع ملا، جس کی وجہ سے عربی بولنے میں والد صاحب کو اچھی مہارت حاصل ہو گئی، بلکہ اگر کبھی خطبہ دیں تو آواز اور انداز سے یوں لگتا ہے جیسے کوئی شیخ خطبہ دے رہا ہے۔

والد صاحب کی شادی خانہ آبادی:

۱۹۸۷ء رائے ونڈ کے سالانہ اجتماع پر حضرت مولانا انعام الحسن صاحب نے نکاح پڑھایا، اور پھر سترہ نومبر بروز جمعہ کو ایک خوش نصیب دلہن

ایک خوش نصیب دلہا کے گھر رخصت ہو کر آئی دین و متین کے تمام شعبوں میں ان کی معاون بنی۔

جامعہ قادریہ میں تدریس:

اگرچہ میرے دادا جان حاجی محمد رمضان صاحب رحمہ اللہ کا کاروبار لوہے کا تھا، آئرن سٹور جس پر، T-R، گاڈر، سریا، زرعی آلات دستیاب ہوتے تھے لیکن دادا جان نے حکماً یہ فرمایا کہ صبح سے دن بارہ بجے تک اسباق پڑھائیں تاکہ جو پڑھا ہے یاد رہے اور لوگوں کو اس کا فائدہ پہنچے، اس لیے ۱۹۸۷ء نومبر سے لے کر تقریباً ۲۰۰۰ء تک جامعہ قادریہ میں مختلف اسباق کی تدریس کی۔

عربی فاضل کا امتحان:

والد صاحب نے جامعہ قادریہ کے ایام تدریس میں استاد محترم حضرت خواجہ پیر صاحب رحمہ اللہ کے حکم سے چند طلباء و علماء نے عربی فاضل کا امتحان دیا اور مسلسل امتحانات دلوایا جاتا تھا، والد صاحب نے بھی ۱۹۹۰ء میں بہاولپور بورڈ سے امتحان پاس کیا۔

نتیجہ عربی فاضل:

۴۲	پرچہ اول
۵۲	پرچہ ثانی
۴۱	پرچہ ثالث
41	پرچہ رابع

46	پرچہ خامس
71	پرچہ سادس
293	مجموع الدرجات

میٹرک کا امتحان:

والد صاحب فرماتے تھے کہ ہمارے استاد محترم صاحبزادہ حضرت پیر صاحب رحمہ اللہ طلباء کو دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ دنیاوی تعلیم کی ترغیب بلکہ حکماً تعلیم دلواتے تھے، چنانچہ والد صاحب مدظلہ نے ۱۹۹۱ء میں بہاولپور بورڈ سے میٹرک کا ایمان پاس کیا۔

نتیجہ میٹرک:

۸۵	اُردو
۵۱	اسلامیات
۵۰	پاک سٹڈی
۶۶	جنرل میتھ
۵۱	جنرل سائنس
۸۰	اسلامک سٹڈیز
۵۶	عربی
439	مجموع الدرجات

ایم اے اسلامیات کا امتحان:

والد محترم نے اپنے استاد محترم کی ترغیب پر ایام تدریس میں بلوچستان یونیورسٹی سے ۱۹۹۶ء میں ایم۔ اے اسلامیات کا امتحان پاس کیا۔

نتیجہ ایم اے اسلامیات:

۱	۶۰	۲	۶۶
۳	۴۱	۴	۵۱
۵	۴۱	۶	۴۵
۷	۴۵	۸	۸۵
۹	۴۷	مجموع الدرجات	۴۸۱

والد صاحب نے ایک عرصہ بعد ۲۰۱۷ء میں وفاق المدارس کی سند کی بنیاد پر B.A امتحان اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور سے پاس کیا۔ جسمیں چند مضامین تھے۔

۱	۶۳
۲	۱۳۲
۳	۷۰
مجموع الدرجات	۲۵۵

لیکر پاس ہوئے کیونکہ صرف تین مضامین لازمی تھے۔

ایم۔ اے عربی کا امتحان:

والد صاحب نے ۲۰۱۹ء میں اپنے شوق و رغبت سے جامعہ اسلامیہ بہاولپور (اسلامیہ یونیورسٹی) میں داخلہ لیکر ایم۔ اے عربی کا امتحان دیا، پھر رفع درجات کیلئے دوبارہ امتحان دیا۔

جامعہ اشرفیہ لاہور سے اعزازی سند:

جامعہ اشرفیہ لاہور نے ۱۵ مئی ۲۰۱۲ء بموافق ۱۵ رجب المرجب ۱۴۳۵ھ ہجری کو ۱۹۴۷ء سے ۲۰۱۲ء تک فضلاء میں سے چند فضلاء کو ان کی حسن کارکردگی مثلاً تصانیف، P.HD، ایم فل، یا دیگر شعبہ جات میں ترقی کرنے پر بلا کر فضلاء کو اعزازی سند سے نوازا، ان فضلاء کی تعداد تقریباً ۱۵۰ کے قریب تھی۔ جن میں میرے والد گرامی حضرت مولانا عبد الغنی طارق لدھیانوی دامت برکاتہم کو بھی ان کی کثرت تصانیف کی وجہ سے اعزازی سند اور دیگر انعامات سے نوازا گیا والد محترم کی تصانیف کی تعداد ستر سے متجاوز ہے، جن کا ذکر تصانیف کے عنوان کے تحت ذکر کروں گی، اس مجلس میں مفتی اعظم مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم اور وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف اور گورنر پنجاب مہمان خصوصی تھے۔



اعزازى سند کا کس

دارالافتاء دارالعلوم



شہادۃ تفتیہ

رقہ الشہادۃ — 0089

تاریخ الإصدار

۱۵ / رجب المرجب ۱۴۳۵ھ

۱۵ / مایو ۲۰۱۴ء، بیروت، الجنت

الحمد لله رب العالمین والصلوة والسلام علی من لا نبوء بعده
 نبی وراسلہ الا بعد وفیہ ان قد مرنا علی ابناء التفتیین والعرفان الخیرین / فضیلۃ الشیخ / عبد الغنی طارق الدھیانی
 تقدیر الحکم علی اننا انزلنا علیہ فی علمہ من القرآن والسنة النبویة ومساہمہ فی وضع بحث التفتیین الوطنیہ وقد اذناہم ان لا یعدوا
 لا یجتمیع الانسانی علی الصعید الباطنی والذوقی .

مع الطبۃ التفتیین لک فی حیاتیہ لمنشقیہ بکل ما یحتاج وسکالہ .

محمد جبار النافعی
 الرئيس



مسلم الہدی
 المناظرة الصحیح الاخری
 نائب الرئيس

الجزائر یونیورسٹی کی طرف سے مختلف مقالہ جات پر یونیورسٹی نے میرے والد صاحب کو 11-11-2025 کو اعزازی ڈگری سے نوازا، **فَللّٰهُ الْحَمْدُ**



والد محترم کے اسفار:

حفظ قرآن مجید کے بعد دوران تعلیم اور تعلیم کے بعد مسلسل والد صاحب کے آج تک اندرون ملک اور بیرون ملک کثرت سے اسفار کئے۔ زندگی کا ایک معتد بہ حصہ اسفار میں گزر گیا۔ اندرون ملک جن شہروں اور قصبات کے سفر کیے ان کی فہرست بہت طویل ہے۔ یہاں صرف چند غیر ملکی اسفار کا تذکرہ کروں گی۔

غیر ملکی اسفار:

- (۱) والد محترم کا پہلا سفر ۱۹۸۸ء میں مصر کا ہوا جو تقریباً ۶ ماہ پر محیط تھا۔
- (۲) دوسرا سفر ۱۹۸۹ء سوڈان کا ہوا۔ جو تقریباً ۲۳ دن پر مشتمل تھا۔
- (۳) تیسرا سفر ۱۹۹۳ء میں یمن کا ہوا جو تقریباً اس سال کے زائد عرصہ پر محیط تھا۔
- (۴) ۱۹۹۳ء میں ابو ظہبی کا سفر ہوا، جو قلیل وقت پر مشتمل تھا۔
- (۵) ۱۹۹۷ء میں والد صاحب بنگلہ دیش تشریف لے گئے۔ ان کا یہ سفر تقریباً ۴۵ دن پر محیط تھا۔
- (۶) پانچواں سفر ۲۰۰۳ء میں ساؤتھ افریقہ کا ہوا۔ جو تقریباً ۵۵ دن پر محیط تھا۔
- (۷) ۲۰۰۳ء میں بوٹسوانہ کا ہوا۔ جو چند دن پر مشتمل تھا۔
- (۸) ۲۰۰۴ء میں دوبارہ ساؤتھ افریقہ کا سفر کیا جو تقریباً ۴۰ دن پر محیط تھا۔ جس میں مولانا احسان اللہ ہزاروی صاحب جو کراچی سے جمعیت علماء اسلام کی سیٹ پر MPA (ایم۔ پی۔ اے) بنے وہ شریک سفر رہے۔
- (۹) اٹھواں سفر ۲۰۰۷ء میں دبئی، شارجہ، العین، امّ قوین کا ہوا۔ جو ۹ دنوں پر مشتمل تھا۔

- (۱۰) ۲۰۰۹ء میں دوسری بار چند رفقاء کے ساتھ دوبارہ مصر جانا ہوا، یہ سفر تقریباً ۵ دن پر مشتمل تھا۔
- (۱۱) ۲۰۰۹ء میں تیسری بار ایک دفعہ پھر مصر اور قاہرہ کا سفر ہوا جو بہت کم وقت پر مشتمل تھا۔
- (۱۲) ۲۰۰۰ء میں افغانستان کا سفر کیا جو چند ایام پر مشتمل تھا۔
- (۱۳) ۲۰۱۰ء میں سری لنکا کا سفر ہوا جو بہت تھوڑے دنوں کا تھا۔
- (۱۴) ۲۰۱۰ء میں دوبارہ سری لنکا کا سفر درپیش آیا وہ بھی چند ایام پر محیط تھا۔
- (۱۵) ۲۰۱۸ء میں ازبکستان، بخارا، ترمذ، سمرقند، تاشقند کا سفر کیا جو پورے آٹھ دن پر مشتمل تھا۔
- (۱۶) ۲۰۱۸ء میں ایک سفر استنبول / ترکی کا ہوا جو تقریباً ایک ہفتہ پر مشتمل تھا۔



اسفار حرمین شریفین

والد محترم کو دیگر اسفار سے زیادہ محبوب ترین سفر حرمین شریفین کا ہوتا تھا اور ہوتا ہے۔ جس کیلئے وہ ہر چھوٹے بڑے، غریب و امیر، اپنے اور غیر سے ہر وقت دعاء کی درخواست کرتے رہتے رہے ہیں حتیٰ کہ بعض مرتبہ ایک ایک دن میں کئی کئی دفعہ اپنی والدہ، والد صاحب (اپنی زوجہ یعنی ہماری ماں، اور خود ہم سے یعنی تمام اولاد سے حرم شریف کی حاضری کی دعاء کا کہتے رہتے ہیں۔

شاید یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ والد محترم کو بہت دفعہ اپنے گھر اور نبی کریم ﷺ کے در بلوایا، اور آئندہ بھی اللہ تعالیٰ سے امید ہے بلکہ قوی امید ہے کبھی بھی میرے والد محترم کو اپنے گھر کی حاضری سے محروم نہ فرمائیں گے۔

☆ اہل ایمان کے شوق اور ذوق کی خاطر چند اسفار حرم شریف کا ذکر کر دیتی ہوں وگرنہ یہ اسفار ان شاء اللہ موت تک جاری و ساری رہیں گے، اللہ تعالیٰ جاری رکھے کبھی بھی محروم نہ فرمائے۔

- (۱) حرمین شریفین کا پہلا سفر ۱۹۸۹ء میں حج کا نصیب ہوا۔
- (۲) حرمین شریفین کا دوسرا سفر ۱۹۹۴ء برائے حج مقدر ہوا۔
- (۳) حرمین شریفین کا تیسرا سفر ۱۹۹۷ء برائے عمرہ مقدر ہوا۔
- (۴) حرمین شریفین کا چوتھا سفر ۲۰۰۰ء برائے عمرہ مقدر ہوا۔
- (۵) حرمین شریفین کا پانچواں سفر ۲۰۰۸ء برائے عمرہ مقدر ہوا۔
- (۶) حرمین شریفین کا چھٹا سفر ۲۰۰۹ء برائے عمرہ مقدر ہوا۔
- (۷) حرمین شریفین کا ساتواں سفر ۲۰۱۰ء برائے عمرہ مقدر ہوا۔

- (۸) حرین شریفین کا آٹھواں سفر ۲۰۱۱ء برائے عمرہ مقدر ہوا۔
- (۹) حرین شریفین کا نوواں سفر ۲۰۱۲ء برائے عمرہ مقدر ہوا۔
- (۱۰) حرین شریفین کا دسواں سفر ۲۰۱۳ء برائے عمرہ مقدر ہوا۔
- (۱۱) حرین شریفین کا گیارہواں سفر ۲۰۱۴ء برائے عمرہ مقدر ہوا۔
- (۱۲) حرین شریفین کا بارہواں سفر ۲۰۱۴ء برائے حج مقدر ہوا۔
- (۱۳) حرین شریفین کا تیرہواں سفر ۲۰۱۵ء برائے عمرہ مقدر ہوا۔
- (۱۴) حرین شریفین کا چودھواں سفر ۲۰۱۵ء برائے حج مقدر ہوا۔
- اللہ تعالیٰ نے اپنے کرم سے ۲۰۱۴ء اور ۲۰۱۵ء میں دو دو سفر نصیب فرمائے۔

- (۱۵) حرین شریفین کا پندرہواں سفر ۲۰۱۶ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔
- (۱۶) حرین شریفین کا سولہواں سفر ۲۰۱۶ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔
- (۱۷) حرین شریفین کا سترہواں سفر ۲۰۱۶ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔
- (۱۸) حرین شریفین کا اٹھارہواں سفر ۲۰۱۶ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔
- (۱۹) حرین شریفین کا انیسواں سفر ۲۰۱۶ء برائے حج نصیب ہوا۔
- (۲۰) حرین شریفین کا بیسواں سفر ۲۰۱۶ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔
- اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے والد گرامی کورب جلیل نے ۲۰۱۶ء میں چھ سفر نصیب فرمائے۔ (اللَّهُمَّ زِدْ قِزْدُ)

- (۲۱) حرین شریفین کا اکیسواں سفر ۲۰۱۷ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔
- (۲۲) حرین شریفین کا بائیسواں سفر ۲۰۱۷ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔
- (۲۳) حرین شریفین کا تیسواں سفر ۲۰۱۷ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

- (۲۴) حرین شریفین کا چوتیسواں سفر ۲۰۱۷ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔
- (۲۵) حرین شریفین کا پچیسواں سفر ۲۰۱۷ء برائے حج نصیب ہوا۔
- (۲۶) حرین شریفین کا چھبیسواں سفر ۲۰۱۷ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔
- (۲۷) حرین شریفین کا ستائیسواں سفر ۲۰۱۷ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔
- ۲۰۱۷ء میں بھی والد محترم پر رب ذوالجلال کا کرم ہوا، والد محترم کو سات (۷) سفر نصیب ہوئے۔
- (۲۸) حرین شریفین کا اٹھائیسواں سفر ۲۰۱۸ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔
- (۲۹) حرین شریفین کا انتیسواں سفر ۲۰۱۸ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔
- (۳۰) حرین شریفین کا تیسواں سفر ۲۰۱۸ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔
- (۳۱) حرین شریفین کا اکتیسواں سفر ۲۰۱۸ء برائے حج نصیب ہوا۔
- (۳۲) حرین شریفین کا بتیسواں سفر ۲۰۱۸ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔
- (۳۳) حرین شریفین کا تینتیسواں سفر ۲۰۱۸ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔
- ۲۰۱۸ء میں رب کے فضل و کرم سے میرے والد گرامی کو چھ (۶) سفر نصیب ہوئے، اللہ تعالیٰ قبول فرمائے، ان اسفار میں مزید اضافہ فرمائے۔
- (۳۴) حرین شریفین کا چونتیسواں سفر ۲۰۱۹ء برائے عمرہ مقدر فرمایا۔
- (۳۵) حرین شریفین کا پینتیسواں سفر ۲۰۱۹ء برائے عمرہ مقدر فرمایا۔
- (۳۶) حرین شریفین کا چھتیسواں سفر ۲۰۱۹ء برائے عمرہ مقدر فرمایا۔
- (۳۷) حرین شریفین کا سینتیسواں سفر ۲۰۱۹ء برائے عمرہ مقدر فرمایا۔
- (۳۸) حرین شریفین کا اڑتیسواں سفر ۲۰۱۹ء برائے حج مقدر فرمایا۔
- (۳۹) حرین شریفین کا انتالیسواں سفر ۲۰۱۹ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

- (۴۰) حرین شریفین کا چالیسواں سفر ۲۰۱۹ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔
- خالق ارض و سماء نے ۲۰۱۹ء میں بھی سات (۷) سفر مقدر فرمائے۔ اللہ تعالیٰ نظر بد سے بچائے، مزید اضافہ فرمائے۔
- (۴۱) حرین شریفین کا اکتالیسواں سفر ۲۰۲۰ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔
- (۴۲) حرین شریفین کا بیالیسواں سفر ۲۰۲۰ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔
- (۴۳) حرین شریفین کا تینتالیسواں سفر ۲۰۲۰ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔
- اس سال کرونا کی وجہ حج معطل کر دیا گیا تھا۔
- (۴۴) حرین شریفین کا چوالیسواں سفر ۲۰۲۱ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔
- (۴۵) حرین شریفین کلینتالیسواں سفر ۲۰۲۲ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔
- (۴۶) حرین شریفین کا چھیالیسواں سفر ۲۰۲۲ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔
- (۴۷) حرین شریفین کا ستتالیسواں سفر ۲۰۲۲ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔
- (۴۸) حرین شریفین کا اڑتالیسواں سفر ۲۰۲۲ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔
- (۴۹) حرین شریفین کا انچاسواں سفر ۲۰۲۲ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔
- (۵۰) حرین شریفین کا پچاسواں سفر ۲۰۲۲ء برائے حج نصیب ہوا۔
- (۵۱) حرین شریفین کا اکاونواں سفر ۲۰۲۲ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔
- (۵۲) حرین شریفین کا باونواں سفر ۲۰۲۲ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔
- (۵۳) حرین شریفین کا تیرپنواں سفر ۲۰۲۲ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔
- (۵۴) حرین شریفین کا چونواں سفر ۲۰۲۲ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔
- (۵۵) حرین شریفین کا پچپنواں سفر ۲۰۲۲ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔
- (۵۶) حرین شریفین کا چھپنواں سفر ۲۰۲۲ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

والد محترم کو ۲۰۲۲ء میں اللہ تعالیٰ نے بارہ (۱۲) اسفار حرم کے نصیب فرمائے۔

- (۵۷) حریم شریفین کا ستاونواں سفر ۲۰۲۳ء برائے عمرہ مقدر ہوا۔
- (۵۸) حریم شریفین کا اٹھاونواں سفر ۲۰۲۳ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔
- (۵۹) حریم شریفین کا انسٹھواں سفر ۲۰۲۳ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔
- (۶۰) حریم شریفین کا ساٹھواں سفر ۲۰۲۳ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔
- (۶۱) حریم شریفین کا اکتھواں سفر ۲۰۲۳ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔
- (۶۲) حریم شریفین کا باسٹھواں سفر ۲۰۲۳ء برائے عمرہ مقدر ہوا۔
- (۶۳) حریم شریفین کا ترسٹھسواں سفر ۲۰۲۳ء برائے حج نصیب ہوا۔
- (۶۴) حریم شریفین کا چونسٹھسواں سفر ۲۰۲۳ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔
- (۶۵) حریم شریفین کا پینسٹھواں سفر ۲۰۲۳ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔
- (۶۶) حریم شریفین کا چھیاسٹھواں سفر ۲۰۲۳ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔
- (۶۷) حریم شریفین کا ستاسٹھواں سفر ۲۰۲۳ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

سال ۲۰۲۳ء میں رب تعالیٰ کے فضل سے حرم شریف کے گیارہ اسفار

نصیب ہوئے۔

(۶۸) ۲۰۲۴/۰۱/۳۰ء حریم شریفین کا اڑسٹھواں سفر ۲۰۲۴ء برائے

عمرہ مقدر ہوا۔

(29) حریم شریفین کا انہترواں سفر ۲۰۲۴/۳/۲۲ء برائے عمرہ

(70) حریم شریفین کا سترواں سفر 2024/3/29ء برائے عمرہ

(71) حریم شریفین کا اکہترواں سفر 2024/7/03ء برائے عمرہ

(72) حریم شریفین کا بہترواں سفر 2025/2/08ء برائے عمرہ

- (73) حرین شریفین کا ہترواں سفر ۱۷/۳/۲۰۲۵ برائے عمرہ
- (74) حرین شریفین کا چوتھرواں سفر 09/4/2025 برائے عمرہ
- (75) حرین شریفین کا پچھترواں سفر ۰۹/۶/۲۰۲۵ برائے عمرہ
- (76) حرین شریفین کا چھترواں سفر 08/7/2025 برائے عمرہ
- (77) حرین شریفین کا ستترواں سفر 03/10/2025 برائے عمرہ
- (78) حرین شریفین کا اٹھترواں سفر 19/10/2025 برائے عمرہ
- (79) حرین شریفین کا اناسیواں سفر ۲۷/۰۳/۲۰۲۶ برائے عمرہ

تالیفات و تصانیف:

والد محترم نے تدریس، تبلیغ، مناظرہ، اسفار کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی مدد سے تصنیفی میدان میں بھی خوب کام کیا ہے۔ بقول حضرت والد صاحب کے کہ درجہ خامسہ اور سادسہ میں شوق مناظرہ کے ساتھ ساتھ تصنیف کا ذوق بھی پیدا ہو گیا تھا۔ انہی دو سالوں میں دور سالے تصنیف کیے۔

(۱) اعلیٰ حضرت کے کارنامے

(۲) الدلائل القویۃ فی اثبات حیاۃ النبویۃ ﷺ

پھر اس کے بعد مسلسل تدریس، اسفار، تصانیف کا مشغلہ رہا جو کہ آج بوقت تحریر ۲۶/۱۲/۲۰۲۳ء تک جاری و ساری ہے۔ اللہ تعالیٰ صحت و عافیت کے ساتھ تمام خیر کے کاموں کو موت تک کرتے رہنے کی توفیق، ہمت، جذبہ، شوق و ذوق نصیب فرمائے۔ (آمین)

حضرت والد محترم کی تصانیف کا تذکرہ مختصراً انداز میں نقل کر رہی ہوں
تفصیلات والد صاحب کی آپ بیتی جلد اول، ثانی، ثالث، رابع اور جلد خامس زیر
ترتیب میں ملاحظہ کی جاسکتی ہیں۔

مطبوعہ تصانیف:

- (۱) انوار السنن شرح الجامع السنن للترمذی [ناشر: زم زم پبلشرز کراچی]
- (۲) بنیادی فقہی احکام [ترجمہ تسہیل الضروی: دو جلد] [ناشر: ادارۃ القرآن کراچی]
- (۳) بستان الصالحین [عربی] [ناشر: مطبع البرکاتی: شارع ستین، مکة المكرمة]
- (۴) رسول اکرم ﷺ کے آنسو [ناشر: مکتبہ مکیہ لاہور، طیب پبلشرز لاہور، مکتبۃ الامۃ رحیم یار خان]
- (۵) صالحینؑ کے آنسو [ناشر: مکتبہ مکیہ لاہور، طیب پبلشرز لاہور، مکتبۃ الامۃ رحیم یار خان]
- (۶) رسول اکرم ﷺ کی مسکراہٹیں [ناشر: مکتبہ مکیہ لاہور، طیب پبلشرز لاہور، مکتبۃ الامۃ رحیم یار خان]
- (۷) صحابہ کرامؓ کے آنسو [ناشر: مکتبہ مکیہ لاہور، طیب پبلشرز لاہور، مکتبۃ الامۃ رحیم یار خان]
- (۸) اصلی زاد الداعی [عربی، اردو] [ناشر: مکتبہ مکیہ لاہور]
- (۹) دس گناہگار عورتیں [ناشر: مکتبہ مکیہ لاہور]
- (۱۰) گیارہ گناہگار جماعتیں [ناشر: مکتبہ مکیہ لاہور] [یہ کتاب فارسی ترجمہ کے

ساتھ ایران سے بھی کئی بار طبع ہوئی۔]

(۱۱) تنبیہ المسلمین [ترجمہ] منبہات ابن حجر [ناشر: مکتبہ مکیہ لاہور

و مکتبۃ الامۃ، رحیم یار خان]

(۱۲) شادی کی پہلی دس راتیں [ناشر: ہندو پاک کے مکتبات]

(۱۳) متفقہ فیصلہ [ناشر: مرکز اہل سنت و دیگر]

(۱۴) محبت کا پہلا جھٹکا [ناشر: مکتبۃ الامۃ، رحیم یار خان]

(۱۵) خطبات صفہ ۲ جلد [ناشر: مکتبہ مکیہ لاہور، ودار الکتاب لاہور]

(۱۶) تباہی کے ستر راستے [ترجمہ] الکبائر للذہبی [ناشر: مکتبہ مکیہ لاہور]

(۱۷) سرتاج محدثین [ترجمہ] الخیرات الحسان لابن حجر مکی]

ناشر: مکتبہ مکیہ لاہور و مکتبۃ الامۃ]

(۱۸) شان ابی حنیفہ رحمہ اللہ [ترجمہ] تبییض الصحیفہ للسیوطی

[ناشر: مکتبہ مکیہ لاہور و مکتبۃ الامۃ]

(۱۹) امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ [ترجمہ] المواب الشریفہ للشیخ

بلند شہری [ناشر: مکتبہ مکیہ لاہور و مکتبۃ الامۃ]

(۲۰) جنت اور اسکے حسین مناظر [ترجمہ] صفۃ الجنۃ لابن نعیم [ناشر:

ادارہ تالیفات اشرفیہ، ملتان]

(۲۱) منتخب کنز العمال [ناشر: ادارہ تالیفات اشرفیہ، ملتان]

(۲۲) مسائل عشر [ناشر: مکتبۃ الحمیر، رحیم یار خان]

(۲۳) صالحین کا انداز سخاوت [ترجمہ] الکرم و الجود و سخاء النفوس

[ناشر: مکتبۃ الحمیر، رحیم یار خان]

- (۲۴) اعمال صالحہ پر کیا ملے گا؟ [ترجمہ] التروغیب فی فضائل الاعمال
والثواب ذالک [ناشر: مکتبۃ الحمیر، رحیم یار خان]
(۲۵) آپ بقی جلد اول / ثانی [ناشر: مکتبۃ الحمیر، رحیم یار خان]
(۲۶) فضائل کانچوڑ [ترجمہ] لباب الحدیث للسیوطی [ناشر: مکتبہ مکیہ
لاہور]

غیر مطبوع کمپوز شدہ:

- (۱) دموع الصحابہ رضی اللہ عنہم [عربی]
(۲) دموع مصطفیٰ ﷺ [عربی]
(۳) تبسمات رسول ﷺ [عربی]
(۴) حکم المسح علی الجور بین [عربی]
(۵) ارائیں علماء کی دینی و سیاسی خدمات [جلدیں]
(۶) اعلیٰ حضرت کے کارنامے
(۷) الدلائل القویۃ فی اثبات حیاۃ النبویہ ﷺ
(۸) بھوک کے فوائد [ترجمہ] الجوع لابن ابی الدنیا
(۹) جہنم کے ہولناک مناظر [ترجمہ] صفۃ النار لابن ابی الدنیا
(۱۰) بستان السلوک [ترجمہ] تحفۃ الملوک
(۱۱) بقیع میں مدفون صحابہ [ترجمہ] الاصابۃ
(۱۲) نور الایمان فی خلاصۃ القرآن
(۱۳) آپ بقی جلد ۳، 4
(14) الاستعداد لیوم الحساب [عربی]

- (15) کلام خدا بزبان مصطفی ﷺ [ترجمہ] الاحادیث القدسیہ
- (16) تنویر الایمان فی دروس القرآن [3 جلد، المعروف احکام القرآن]
- (17) انوار الایمان فی تفسیر القرآن [2 جلد، پہلے دس پارے]
- (18) حسن اخلاق [ترجمہ] مکارم الاخلاق [2 جلد]
- (19) نماز کا طریقہ قدم بقدم
- (20) فقہ الکمال [ترجمہ] کتاب الخصال
- (21) مختصر سیرت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ
- (22) مختصر سیرت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ
- (23) مختصر سیرت حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ
- (24) مختصر سیرت حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ
- (25) مختصر سیرت حضرات شیخینؑ
- (26) مختصر سیرت خلفاء راشدینؑ
- (27) مختصر سیرت عشرۃ مبشرۃ
- (28) مختصر سیرت حضرت حسن بن علی
- (29) مختصر سیرت حضرت حسین بن علیؑ
- (30) مختصر سیرت حسنین کریمینؑ
- (31) مختصر سیرت حضرت معاویہ بن ابی سفیانؑ
- (32) مختصر سیرت حضرت عبداللہ بن مسعودؑ
- (33) مختصر سیرت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما
- (34) مختصر سیرت حضرت عبداللہ بن عباسؑ

- (35) مختصر سیرت عبد اللہ بن زبیر^۱
- (36) مختصر سیرت امہات المؤمنین^۱
- (37) مختصر سیرت بنات رسولؐ وانکی اولاد
- (38) مختصر سیرت صحابیات^۱
- (39) مختصر سیرت انصار صحابہ [جلد اول / دوم]
- (40) مختصر سیرت مہاجرین صحابہ کرام [جلد اول / دوم]
- (41) مختصر سیرت اہل کتاب صحابہ کرام
- (42) مختصر سیرت فتح مکہ پر اسلام لانے والے صحابہ کرام
- (43) مختصر سیرت تاجدار مدینہ [مکمل]
- (44) مختصر سیرت حبیب خدا [مکمل]
- (45) میرے اساتذہ اور انکی علمی و تصنیفی خدمات
- (46) 950 حفاظ حدیث کا مختصر تذکرہ
- (47) اسلاف کا ذوق حج و عمرہ
- (48) اسلاف کا ذوق نکاح
- (49) اسلاف کا ذوق سخاوت
- (50) میرے رفقاء حرمین
- (51) ارض لاہور تا ارض بخارا
- (52) مصر و ترکی کا دلچسپ سفر نامہ
- مسودات غیر کمپوز شدہ:

(۱) فتح الاسرار شرح معانی الآثار، للخطاوی

- (۲) کاروان مدنی
- (۳) تذکرہ علماء رحیم یار خان
- (۴) فتاویٰ لدھیانوی
- (۵) مرنے کے بعد کیا ہوگا؟ [ترجمہ] البعث والنشور للبیہقی
- (۶) خواتین اور ان کی ذمہ داریاں [ترجمہ] ادب النساء
- (۷) اللہ پکارتا ہے، اے ایمان والو! [جلد]
- (۸) ثلاثیات تلامیذ امام ابو حنیفہ [عربی]
- (۹) خواتین اسلام اور فرمان رسول [ترجمہ] الاربعین الأسوة
- (۱۰) نبوی دن رات [ترجمہ] عمل الیوم واللیلۃ لابن سنی
- (۱۱) ثلاثیات امام اعظم ابو حنیفہ [عربی]
- (۱۲) ثلاثیات امام مالک [عربی]
- (۱۳) ثلاثیات امام محمد بن حسن [عربی]
- (۱۴) چہل حدیث [ترجمہ] اربعین امام نووی واسکی شرح
- (۱۵) ظہور مہدی اور فرمان رسول
- (۱۶) کشف المصابیح شرح مشکوٰۃ المصابیح [نامکمل]
- (۱۷) فتاویٰ جامعۃ الحمیراء
- (۱۸) غیر مقلدین کا اسلام [نامکمل]
- (۱۹) عقائد اہلسنت [ترجمہ] قطر المغیث
- (۲۰) مختصر سیرت شہداء بدر وشرکاء بدر^۱
- (۲۱) مختصر سیرت شہداء احد^۱

- (22) مختصر سیرت شہداء عہد رسولؐ
- (23) مختصر سیرت اہل بیت رسولؐ [نامکمل]
- (24) مناقب حضرت ابو بکر صدیقؓ
- (25) مناقب حضرت عمر بن خطابؓ [نامکمل]
- (26) مناقب حضرت عثمانؓ [نامکمل]
- (27) مناقب حضرت علیؓ [نامکمل]
- (28) خصوصیات علی بن ابی طالبؓ [ترجمہ] مناقب علی للنسائی
- (29) فوائد اعمال [ترجمہ] فضائل اعمال
- (30) نبوی ذکر و اذکار [ترجمہ] کتاب الاذکار للسیوطی
- (31) مقام صحابہ [ترجمہ] فضائل صحابہ للنسائی
- (32) مناقب حضرت امیر معاویہؓ
- (33) علماء رحیم یار خان کی تصنیفی خدمات
- (34) علماء دیوبند کی تصنیفی خدمات
- (35) علماء پنجاب کی تصنیفی خدمات
- (36) علماء دیوبند اور انکے سن وفات
- (37) امام ابو حنیفہؒ کا مقام اہل علم کی نظر میں
- (38) اول کون [ترجمہ] کتاب الآوائل
- (39) صحابہ کرامؓ اور انکی مرویات کی تعداد
- (40) علماء دیوبند کے علمی میدان کے شہسوار
- (41) اسلاف کا ذوق جہاد [مکمل]

- (42) اسلاف کا ذوق ذکر اللہ [نامکمل]
 - (43) اسلاف کا ذوق نماز [مکمل]
 - (44) اسلاف کا ذوق علم [نامکمل]
 - (45) اسلاف کا ذوق دعوت و تبلیغ [نامکمل]
 - (46) دعاؤں کا سمندر [ترجمہ] کتاب الدعاء
 - (47) علماء کرام سے میری خط و کتابت
 - (48) ہم عصر علماء کا ایک دوسرے سے علم حاصل کرنا [مکمل]
 - (49) صحیح صلوٰۃ الرسول [نامکمل]
 - (50) آپ بیتی [جلد 5]
 - (51) ارائیں علماء کی دینی و سیاسی خدمات [جلد 4]
 - (52) نماز نبوی [نامکمل]
 - (53) رکعات نماز
 - (54) مرد و عورت کی نماز میں فرق
 - (55) مناقب سیدہ عائشہ [ترجمہ] الاربعون فی فضائل الطاہرہ المصون
 - (56) زیارات مزارات
 - (57) عاشق حریمین
 - (58) رحیم یار خان میں فضلاء دیوبند
- دیگر علماء سے لکھوائی کتب:

والد محترم کی عادت میں سے ایک بہت عمدہ عادت یہ ہے کہ جس کارِ خیر میں خود

مشغول ہوتے ہیں اپنے دوستوں و احباب کو بھی ان کاموں کے کرنے کی ترغیب دیتے ہیں، مثلاً تبلیغ میں وقت لگانے کی، کثرت سے حج و عمرہ کرنے کی، تصنیف و تالیف کی، اجازت حدیث والد محترم کی ترغیب و تحریض سے جو کتب لکھی گئیں وہ یہ ہیں:

(۱) عطاء الباری شرح بخاری لمولانا محمد عطا المنعم مدظلہ (۲ جلد) [ادارہ تالیفات]

(۲) عطاء المنعم شرح مسلم لمولانا محمد عطا المنعم مدظلہ (۲ جلد) [ادارہ تالیفات]

(۳) صراط مستقیم کورس لمولانا محمد عطا المنعم مدظلہ [مکتبہ حمیراء و مکتبہ اُمت]

(۴) فقاہت ابی حنیفہ، لمولانا خدابخش صاحب [مکتبہ حمیراء و مکتبہ اُمت]

(۵) چہل حدیث: حصہ اول، ثانی، ثالث لمولانا محمد عطا المنعم مدظلہ [مکتبہ حمیراء]

اجازات احادیث:

والد محترم حضرت مولانا عبد الغنی طارق لدھیانوی حفظہ اللہ کی اکابر کی زیارت اور ان سے اجازت حدیث لینے کا بہت شوق تھا اور ہے جس کا اندازہ ان کی آپ بیتی پڑھنے سے بخوبی ہو سکتا ہے۔ جس کے لیے وہ طویل سفر سے بھی گھبراتے نہیں ہیں۔

اساتذہ حدیث:

جن اکابر و مشائخ حدیث سے والد محترم صاحب مدظلہ نے کتب احادیث مستقل

اور بالاستیعاب پڑھیں پہلے ان کا ذکر پھر مجیزین کی فہرست نقل کروں گی:

(۱) محدث و مفسر حضرت مولانا محمد مالک کاندھلوی رحمہ اللہ بن محدث و مفسر حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی رحمہ اللہ سے..... الجامع الصحیح (للإمام البخاری رحمہ اللہ) اوّل و ثانی مکمل پڑھی۔

(۲) خطیب و ادیب مفسر قرآن حضرت مولانا عبد الرحمن اشرفی رحمہ اللہ بن حضرت مولانا مفتی محمد حسن امرتسری رحمہ اللہ بانی جامعہ اشرفیہ سے..... الجامع الصحیح (للإمام مسلم رحمہ اللہ) پڑھی۔

(۳) العالم الجلیل المحقق المحدث المفسر حضرت مولانا محمد موسیٰ روحانی البازی رحمہ اللہ سے..... الجامع (للإمام الترمذی رحمہ اللہ) کامل مکمل پڑھی۔

(۴) ہ الشماکل (للإمام الترمذی رحمہ اللہ) مکمل ثالث الذکر سے پڑھی۔

(۵) السنن (للإمام النسائی رحمہ اللہ)

(۶) السنن (لابن ماجہ رحمہ اللہ)

(۷) الموطاء (للإمام مالک رحمہ اللہ)

(۸) الموطاء (للإمام محمد بن حسن الشیبانی رحمہ اللہ)

مذکورہ چار کتب کے بعض الاجزاء، ابواب، روایات، ثالث الذکر شیخ سے سماعت کیے۔

(۹) عالم باعمل، صوفی باصفا، محدث، حضرت مولانا صوفی محمد سرور صاحب رحمہ اللہ سے السنن (للإمام ابی داؤد رحمہ اللہ) مکمل پڑھی۔

(۱۰) العالم الفطین، العلامة الفہامہ حضرت مولانا مفتی محمد عبید اللہ صاحب بن حضرت مولانا مفتی حسن امرتسری رحمہ اللہ (بانی جامعہ اشرفیہ) سے شرح

معانی الآثار (للامام الطحاوی المصری رحمہ اللہ) پڑھی۔



فہرست اسماء المجیزین من علماء پاکستان

- (۱) الشیخ المحدث المفسر محمد سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ [گوجرانوالہ]
- (۲) الشیخ فضل الرحیم بن مفتی محمد حسن امرتسری رحمہ اللہ [لاہور]
- (۳) الشیخ در محمد رحمہ اللہ [مخدوم عالی لودھراں]
- (۴) الشیخ عبد الرزاق [شجاع آباد]
- (۵) الشیخ خان محمد [جلال پور پیر والا]
- (۶) الشیخ محب النبی [لاہور]
- (۷) الشیخ سیف الرحمن المہند ثم المکی [لاہور]
- (۸) الشیخ محمد عثمان کاندھلوی [لاہور]
- (۹) الشیخ محمد طارق جمیل [تلہبہ]
- (۱۰) الشیخ محمد نواز [حنفیہ قادریہ ، ملتان]
- (۱۱) الشیخ محمد عابد [خیر المدارس ، ملتان]
- (۱۲) الشیخ عبد الرؤف ہالیجوی [بنوری ٹاؤن، کراچی]
- (۱۳) الشیخ شفیق الرحمن کشمیری [بنوری ٹاؤن، کراچی]
- (۱۴) الشیخ اسعد زکریا [بنوری ٹاؤن، کراچی]
- (۱۵) الشیخ محمد ادیس سومرو [کنڈیارو ، السند]

- (۱۶) الشیخ عبد الباقی [کنڈیارو ، السند]
- (۱۷) الشیخ عبد الرؤف ربانی [رحیم یار خان]
- (۱۸) الشیخ محمد فاروق حیدری [رحیم یار خان]
- (۱۹) الشیخ جان محمد راجپر [کلفٹن ، کراچی]
- (۲۰) الشیخ صالح محمد [مفتاح العلوم ، حیدر آباد]
- (۲۱) الشیخ عبد الرحمن زور جمالی [عمر کوٹ ، السند]
- (۲۲) الشیخ جلال الدین جمالی [نواب شاہ ، السند]
- (۲۳) الشیخ محمد سلیم اللہ خان [کراچی]
- (۲۴) الشیخ مفتی اکبر علی الصوفی [کراچی]
- (۲۵) الشیخ مطلع الانوار [چار سده ، پشاور]
- (۲۶) الشیخ دکتور عبد الحلیم نعمانی چشتی [کراچی]
- (۲۷) الشیخ علاء الدین [ڈیرہ اسماعیل خان]
- (۲۸) الشیخ محمد مجاہد خان [نوشہرہ ، پشاور]
- (۲۹) الشیخ دکتور خالد محمود [بریطانیہ]
- (۳۰) الشیخ محمد نافع [جھنگ]
- (۳۱) الشیخ خان محمد [کنڈیاں ، میانوالی]
- (۳۲) الشیخ جاوید اقبال [یزمان ، بہاولپور]
- (۳۳) الشیخ محمد ادیس انصاری [صادق آباد ، رحیم یار خان]
- (۳۴) الشیخ محمد شریف اللہ [رحیم یار خان]
- (۳۵) الشیخ خلیل اللہ بن محمد شریف اللہ [رحیم یار خان]

- (۳۶) الشیخ دکتور فخر الدین الغلانی [رحیم یار خان]
 (۳۷) الشیخ مفتی محمد تقی عثمانی [کراچی]
 (۳۸) الشیخ محمد یاسین پسروری [پسرور]
 (۳۹) الشیخ المقری اللہ داد [کراچی]
 (۴۰) الشیخ عبد الوہاب [سکھر، سندھ]
 (۴۱) الشیخ مفتی حبیب الرحمن درخواستی [خانپور، رحیم یار خان]
 (۴۲) الشیخ مفتی رضاء الحق [جنوبی افریقہ]
 (۴۳) الشیخ عبد الرحمن (المعروف تہا نہ بابا جی) [تخت بہائی مردان]
 (۴۴) الشیخ سید سید (المعروف شوڈا کو بابا جی) [شیر پاؤ، چار سدہ]
 (۴۵) الشیخ محمد معتمد باللہ (المعروف جان بابا جی) [شیر پاؤ، چار سدہ]
 (۴۶) الشیخ محمد ادريس [اکوڑہ خٹک، سرحد]
 (۴۷) الشیخ فضل محمود (شبقدار، نیومیتھرہ) [چار سدہ]
 (۴۸) الشیخ عبد الحلیم (المعروف دیر بابا جی) [اکوڑہ خٹک]
 (۴۹) الشیخ محمد سعید ہاشمی افغانی ثم الہدنی [مدینہ منورہ]
 (۵۰) الشیخ مفتی شیر محمد علوی [لاہور]

- (۵۱) الشیخ ندیم احمد القاسی (فاضل دیوبند) [فیصل آباد]
- (۵۲) الشیخ مفتی فضل احمد قادری [ملتان]
- (۵۳) الشیخ مفتی محمد عمر فاروق [ملتان]
- (۵۴) الشیخ مفتی غلام مصطفیٰ [اوکاڑہ]
- (۵۵) الشیخ محمد احسان الحق [رٹہ و نڈ، لاہور]
- (۵۶) الشیخ السید مفتی جاوید حسین شاہ [فیصل آباد]
- (۵۷) الشیخ السید عبد الرشید رشیدی [اوکاڑہ، دیپالپور]
- (۵۸) الشیخ منیر احمد جالندھری [ملتان]
- (۵۹) الشیخ فضل الرحمن دھرم کوٹی [خانقاہ، بہاولپور]
- (۶۰) الشیخ منظور احمد نعمانی [ظاہر پیر، رحیم یار خان]
- (۶۱) الشیخ المقری محمود [خیر المدارس، ملتان]
- (۶۲) الشیخ ظہور احمد علوی [اسلام آباد]
- (۶۳) الشیخ حافظ عبد الرزاق [خانقاہ دامن باباجی، پشاور]
- (۶۴) الشیخ معاذ الرحمن بن محمد آصف [رحیم یار خان]
- (۶۵) الشیخ محمد عطاء المنعم [رحیم یار خان]
- (۶۶) الشیخ عبد الرشید اویسی [رحیم یار خان]
- (۶۷) الشیخ عبد الہادی [جتوئی]
- (۶۸) الشیخ عبد القیوم نیازی (احیاء العلوم) [لاہور]
- (۶۹) الشیخ مفتی محمد عبد اللہ بن مفتی عبد الستار

[ملتان]

- (۷۰) الشیخ محمد عزت اللہ بن پیر محمد [مستونگ ، قلات]
- (۷۱) الشیخ سیف اللہ [سرکے نورنگ]
- (۷۲) الشیخ قاضی عبد الرشید [راولپنڈی]
- (۷۳) الشیخ منیر احمد منور [باب العلوم کھروڑپکا]
- (۷۴) الشیخ مفتی سعید اللہ شاہ [پشاور]
- (۷۵) الشیخ مفتی محمد قاسم بن الشیخ بجلی گھر [پشاور]
- (۷۶) الشیخ المقری محمد حنیف جالندھری [ملتان]
- (۷۷) الشیخ ظفر احمد (بنوری ٹاؤن) [کراچی]
- (۷۸) الشیخ ہدایت اللہ کسوال [ساہیوال]
- (۷۹) الشیخ خدا بخش حقانی (چوک منڈا) [لیہ]
- (۸۰) الشیخ لطف اللہ حقانی [پشاور]
- (۸۱) الشیخ ارشد الحسینی قاضی [اٹک]
- (۸۲) الشیخ عبد القادر السندی [خیر پوری]
- (۸۳) الشیخ السید چراغ الدین شاہ [راولپنڈی]
- (۸۴) الشیخ انوار الحق [حقانیہ ، اکوڑہ خٹک]
- (۸۵) الشیخ ، المقری محمود احمد (خیر المدارس) [ملتان]
- (۸۶) الشیخ عبید اللہ خضداری [خضدار ، بلوچستان]
- (۸۷) الشیخ نور البشر نور الحق [کراچی]
- (۸۸) الشیخ حبیب الرحمن بن روشن دین [رحیم یار خان]

-
-
- (۸۹) الشيخ مفتی محمد حسن [جامعہ مدنیہ لاہور]
(۹۰) الشيخ محمد سہیل احسان [رحیم یار خان]
-
-

اسباء المجيزين من خارج الباكستان

- (١) الشيخ المقرئ محمد سالم بن المقرئ محمد طيب
[دارالعلوم، ديوبند، انڈيا]
- (٢) الشيخ عزيز الحق [ڈھا کہ ، بنغلہ دیش]
- (٣) الشيخ محمد عاشق الہی البرنی رحمہ اللہ [مدینۃ المنورہ]
- (٤) الشيخ محمد امین سراج (تلمیذ علامہ زاہد الکوثری رحمہ اللہ) [ترکیا ، استنبول]
- (٥) الشيخ محمد مکی حجازی [مدرس الحرم المکی]
- (٦) الشيخ عبد القادر الکتانی [فاس ، المغرب مراکش]
- (٧) الشيخ عبد الرحمن الکتانی (وکالتاً) [فاس المراكش ، المغرب]
- (٨) الشيخ کلیم اللہ الصدیقی [ہند]
- (٩) الشيخ عبد الرحمن الکوثر البرنی [بحرین]
- (١٠) الشيخ دکتور نظام بن محمد صالح یعقوبی [بحرین]
- (١١) الشيخ دکتور عبد القيوم السندی [مکة المکرمہ]
- (١٢) الشيخ دکتور محمد اکرم الندوی الہندی [بریطانیہ]
- (١٣) الشيخ دکتور ماجد الشیخاوی الحسینی [عراق]
- (١٤) الشيخ مفتی ظہور احمد الحسینی [حضر وٹم البریطانی]

- (١٥) الشيخ علي بن حسن بن يحيى الشرفى الحازمى [مكة المكرمة]
- (١٦) الشيخ دكتور يوسف عبد الرحمن المرعشلى [بيروت ، لبنان]
- (١٧) الشيخ صفوان بن عدنان داؤدى (حديث واحد) [السورى + مدينة المنورة]
- (١٨) الشيخ دكتور حمزة الكتانى [المغرب الفاس]
- (١٩) الشيخ زكريا احمد الطالب المكي [مكة المكرمة]
- (٢٠) الشيخ محمد علي يمانى المكي [مكة المكرمة]
- (٢١) الشيخ دكتور محمد نعيم المدنى [مدينة المنورة]
- (٢٢) الشيخ خالد تركستانى []
- (٢٣) الشيخ دكتور حامد اكرم المدنى [مدينة المنورة]
- (٢٤) الشيخ دكتور سعيد عنايت الله [باكستان ثم المكي]
- (٢٥) الشيخ محمد ابراهيم الديوله [هند]
- (٢٦) الشيخ اسعد محمود المكي [مكة المكرمة]
- (٢٧) الشيخ محمد شبيم قاسى [هند]
- (٢٨) الشيخ فضل الرحمن الهاشمي الافغانى [مدينة المنورة]
- (٢٩) الشيخ امتياز بن آدم الهندى [زمبيا ، افريقه]
- (٣٠) الشيخ عبد الغنى بروچى [هند]
- (٣١) الشيخ احمد محمود البناء (اجازه فى القراءة) [قاهره ،

[مصر]

(٣٢) الشيخ عماد القحطاني []

(٣٣) الشيخ عبد الرزاق الكيلاني البنغالي [بنغله ديش]

(٣٤) الشيخ الدكتور ابو حذيفه نريمان صابر الشوائ []

(٣٥) الشيخ وليد بن ادريس المنيس []

(٣٦) الشيخ احمد الحبشى []

(٣٧) الشيخ محمد الحبشى []

(٣٨) الشيخ الدكتور حسام الدين بن سليم (الحسنى الحمصى

الكيلاني) [حمص ، سوريه]

(٣٩) الشيخ عبد الغفور المعمر السندى المكي [مكة المكرمة]

(٤٠) الشيخ السيد محمد اصغر شاه [مدينة المنوره]

(٤١) الشيخ محمد عمر زياد تكله (الشامى مقيم بريطانيه)

[بريطانيه]

(٤٢) الشيخ مصطفى قديسى [يمن]

(٤٣) الشيخ ابو الليث خير آبادى الهندى [ماليزيا]

(٤٤) الشيخ سيف الدين [تركيا]

(٤٥) الشيخ عمر حسن فلاته المدينى [مدينة /سعوديه]

(٤٦) الشيخ البقرى فاروق احمد (مدرس حرم نبوى)

[مدينة منوره]

(٤٧) الشيخ رحمت الله (جبون كشمير) [انديا]

- (۴۸) الشيخ مفتی محمد ساجد (سہارنپوری) [انڈیا]
- (۴۹) الشيخ محمد قربان (سہارنپوری) [انڈیا]
- (۵۰) الشيخ سيد ثمامة حسن مظاہری (سہارنپور) [انڈیا]
- (۵۱) الشيخ عبد الله التوم []
- (۵۲) الشيخ منصور بنوت [لبنان]
- (۵۳) الشيخ الدكتور عبد الرحمن صالح ديب [الرياض، سعوديه]
- (۵۴) الشيخ عمر سعود الحدوش []
- (۵۵) الشيخ الدكتور عماد بن محمد بن نائف الحبابي القحطاني
العراقي [عراق]
- (۵۶) الشيخ عبد الحكيم الانيس []
- (۵۷) الشيخ عبد الرحمن بن محمد سعيد سراج المهندس
(اجازة المد) [مدينة المنورة، سعوديه]
- (۵۸) الشيخ محمد اسلم عن علي بن حسن بن مهدي بن سنان
المغربي اليماني [مكة المكرمة هندی مسجد]
- (۵۹) الشيخ عبد الوحيد ملك [مدينة المنورة]
- (۶۰) الشيخ حامد حسن [مظفر نگر، انڈیا]



اسماء البجيزات المشائخة

- (١) الشبيخة سبيه عبد الغنى [رحيم يار خان]
- (٢) الشبيخة اسماء عبد الغنى [رحيم يار خان]
- (٣) الشبيخة لبيبه عبد الغنى [رحيم يار خان]
- (٤) الشبيخة حبيبہ عبد الغنى [رحيم يار خان]
- (٥) الشبيخة رمثه عبد الغنى [رحيم يار خان]
- (٦) الشبيخة طابره عبد الغنى [رحيم يار خان]
- (٧) الشبيخة عفيفه عبد الغنى [رحيم يار خان]
- (٨) الشبيخة حميرا عبد الغنى [رحيم يار خان]
- (٩) الشبيخة زهره بنت معراج (زوجه صاحبه مترجم)
[رحيم يار خان]



اصلاحی تعلق:

(۱) والد محترم نے تعلیم کے بعد اپنی اصلاح کی خاطر تبلیغی جماعت سے تعلق قائم کیا، اس سلسلہ میں ۱۹۸۶ء، ۱۹۸۷ء میں اندرون ملک ایک سال لگایا۔ پھر مستقل رحیم یار خان تبلیغی مرکز سے وابستہ ہو گئے۔ اور اب تک مسلسل اندون و بیرون کے اسفار کرتے رہتے ہیں۔

(۲) والد محترم نے ہمارے دادا، اور پردادا کے پیرومرشد حضرت خواجہ خواجگان مولانا خان محمد صاحب رحمہ اللہ (کنڈیاں، میانوالی) سے سلسلہ بیعت میں شریک ہوئے، حضرت کی وفات تک اصلاحی تعلق قائم رہا۔ حضرت کی وفات کے بعد تجدید بیعت حضرت مولانا میاں مسعود احمد دین پوری مدظلہ سے کی۔ حضرت مولانا محمد عاشق الہی بلند شہری رحمہ اللہ سے بھی تعلق رہا۔

مشائخ مناظرہ:

علم مناظرہ اکابر مشائخ کی صحبت میں رہ کر حاصل کیا:

(۱) ردّ و افض کیلئے مناظر اسلام فاتح رافضیت حضرت مولانا محمد عبد الستار تونسوی صاحب رحمہ اللہ (تلمیذ حضرت مدنی رحمہ اللہ) سے حاصل کیا، اور زندگی بھر ان کے بیانات سے مستفید ہوتے رہے۔

(۲) مناظر اسلام وکیل احناف حجتہ اللہ فی الارض حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی صاحب رحمہ اللہ سے چار سال تک مسلسل استفادہ کیا، اور چار سال تک رحیم یار خان میں حضرت رحمہ اللہ کی میزبانی کا شرف بھی حاصل رہا، اور حضرت اوکاڑوی صاحب رحمہ اللہ نے والد محترم کی کتاب سرتاج محدثین پر ایک

طویل مقدمہ بھی لکھا تھا۔

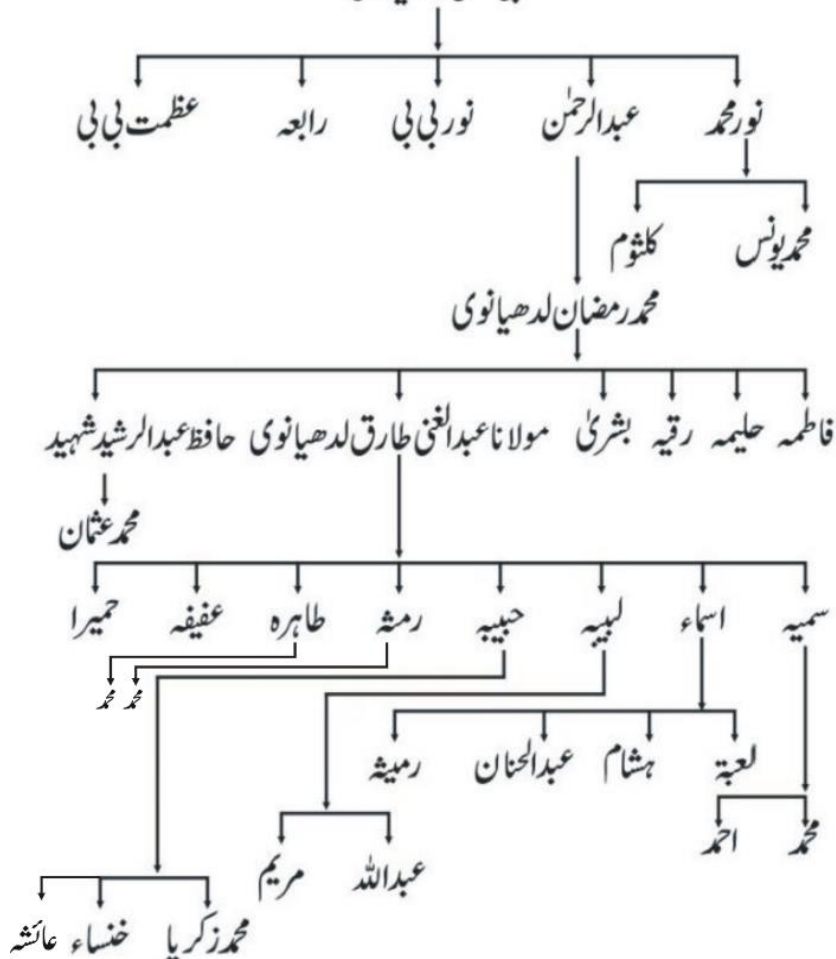
سیاسی تعلق:

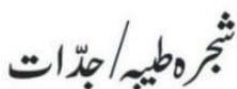
والد محترم کے بتلانے کے مطابق تحریک نظام مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں شرکت رہی، اور زمانہ طالب علمی میں جمعیت طلباء اسلام کے پلیٹ فارم سے کام کیا، شعبہ نشر و اشاعت کی ذمہ داری بھی رہی۔ اور پھر جمعیت علماء اسلام سے وابستگی اور دلی محبت رہی، رحیم یار خان مجلس عمومی کے رکن بھی رہے، لیکن والد صاحب مدظلہ کی زیادہ توجہ تبلیغی جماعت، تدریس، اور تصنیف کی طرف رہی۔

تکالیف و قید و بند:

بقول والد محترم کے ابتدائی احوال کمزور ہونے کی وجہ سے ہر ہفتہ صرف ایک روپیہ ملتا تھا، بعض مرتبہ ساہیوال کبھی لاہور سے سفر شروع کر کے رحیم یار خان تک کھانے کی نوبت نہ آتی تھی، بعض دفعہ ساہیوال سے رحیم یار خان تک کھڑے یا ریل گاڑی کے پائیدان پر بیٹھ کر سفر کی نوبت بھی آتی تھی۔ بعض علاقوں میں اہل محلہ نے مارا بھی، مسجد سے نکالا بھی، سامان بھی پھینک دیا، کتب چھین لیں، یمن کے سفر کے دوران پورے سترہ دن صنعاء جیل میں گزارنے پڑے۔

نبی بخش لدھیانوی





تعارف مؤلف

مولانا ڈاکٹر عبدالغنی طارق لدھیانوی مدظلہ

18-10-1964

تلمبہ / میاں چنوں

جامعہ قادریہ رحیم یار خان، جامعہ مخزن العلوم خانپور، جامعہ رشیدیہ ساہیوال

تفسیر، نصرۃ العلوم گوجرانوالہ

جامعہ اشرفیہ لاہور

جامعہ قادریہ / جامعہ خدمتِ الکبریٰ، جامعہ حمیر اللبنات

مدیر جامعہ حمیر اللبنات، ورکس مجلس تحقیقات علمیہ رحیم یار خان

مصر، سوڈان، یمن، ابوظہبی، دبئی، ساؤتھ افریقہ، بوٹ سوانہ، بنگلہ دیش،

سری لنکا، ترکیا، ازبکستان، بحرین، قطر، کینیا

اللہ کے فضل و کرم سے حریم شریفین کے بے شمار سفر

* حضرت خواجہ عین اللہ المظہری الافغانی القریشی

* حضر حافظ نور محمد ابن محمد یسین نقشبندی، انڈیا

* پیر طریقت حضرت مولانا افتخار احمد نقشبندی مجددی مدظلہ، انڈیا

* حضرت اقدس مولانا محمد یامین قاسمی مدظلہ، انڈیا

* حضرت اقدس مولانا ظریف احمد قاسمی ندوی مدنی مدظلہ، انڈیا

120 تصانیف و تراجم، خلاصہ القرآن، انوار السنن،

آپ بیتی چہار جلد، بستان السلوک، اصابہ، منتخب کنز العمال

حکم المسح علی الجورین، فقہی احکام، سیرت صحابہ وسیرت رسول اکرم ﷺ